یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۴۱

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث امرتسر کٹڑہ بھائیاں

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ۸ للعہ
عام خریداران سے ۵ عہ
ششماہی ۲ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۴-جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۱-اگست ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

(۹۱)

فہرست مضامین

نظم (پیغام محبت) - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
خاکساری تحریک اور اس کا بانی - - - ص۳
قادیان کی عظمت (قادیانی مشن) - - - ص۶
قادیان پاک لوگوں کا مقام ہے - - - ص۸
بے سمجھی سے حدیث پر اعتراض - - - ص۸
بریلوی علماء کی تبلیغ (بریلوی مشن) - - - ص۸
مسلمان کا زوال - - - ص۹
مضمون احکام جمعہ شریف کا متروکہ حصہ - ص۹
قضاء الصوم عن المیت - - - ص۱۰
مناجات - - - - ص۱۲
متفرقات - - - ص۱۳
اشتہارات - - ص۱۴

پیغام محبت

(از مولوی غلام رسول صاحب ہوشیارپوری)

حدوں سے وہ ہے باہر جس کو خدا ہیں کہتے
محدود کے وہ اندر محلول ہوگا کیسے؟
وہ ہے محیط مطلق ہوگا محاط کیسے؟
خالق ہے وہ یگانہ اغیار سب ہیں اُسکے
اے دوستو عزیزو توحید کو نہ چھوڑو
خالق سے کیا بشر کا یارو مقابلہ ہے؟
نفس بشر کے اندر آیات ہیں خدا کی
ہر چیز سے ورآء ہے وہ قادر کریما
ہر چیز سے نرالی خالق کی ذات جانو

پستی میں کیوں گھرے وہ جسکو علی ہیں کہتے
علت علل کی بن کر معلول ہوگا کیسے؟
پاکر کبھی پہ غلبہ ہوگا وہ مات کیسے؟
گو ہوں نبی ولی بھی لاچار سب ہیں اُس کے
رخ اپنا کبریا سے ہرگز کبھی نہ موڑو
باطل تمہارا بالکل سارا مجادلہ ہے
جس کو سمجھتے تم ہو آدوات ہیں خدا کی
قدرت سے اُس نے اپنی ہر چیز کو ہے تھاما
اُس کا حلول ہرگز مخلوق میں نہ مانو

الفت کا یہ ہمارا پیغام مختصر ہے
ماننا یا نہ ماننا تم مرضی پہ منحصر ہے

تفسیر القرآن مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب کی نئی تصنیف - اس میں مرزائی، شیعہ، چکڑالوی، بریلوی وغیرہ تفاسیر کی اہم اغلاط ظاہر کر کے اصلاح کی گئی ہے

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

——— امرتسر میں ۵۔ اگست کی صبح کو خوب موسلادھار بارش ہوئی۔ ناظرین مزید بارش کے لئے دعا کریں۔

——— امرتسر میونسپل کمیٹی کے خلاف ہندوؤں کی طرف سے عدالت دیوانی میں دعویٰ دائر کیا گیا ہے کہ میونسپل کمیٹی میں ملازمتوں کا جو فرقہ وارانہ تناسب قائم کیا گیا ہے۔ ہندوؤں کو یہ منظور نہیں۔

——— امرتسر میں انجمن حزب المجاہدین کی طرف سے خاکسار تحریک اور اس کے قائد کے عقائد کی تردید میں ۴۔ اگست کو بعد نماز جمعہ مسجد خیرالدین مرحوم میں پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں مولانا محمد حسن صاحب۔ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ مولوی محمد سلیمان بی اے۔ مولوی بہاؤالحق نے تقریریں کیں۔ نیز ۶۔ اگست کو بعد نماز عشا چوک فرید میں انجمن مذکور کا جلسہ ہوا۔ جس میں مولانا احمد علی صاحب لاہوری اور دوسرے مقامی حضرات نے عقائد مشرقی کی تردید میں تقریریں کیں۔

——— لاہور مہاشہ کرشن مالک اخبار "پرتاپ" لاہور کو حیدرآباد دکن ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ستیہ گرہ کرنے کے مقدمات میں ۴۔۳ ماہ کی قید باشقت ہوئی ہے۔

——— حکومت پنجاب اڑھائی کروڑ روپیہ قرض لے رہی ہے۔

——— معلوم ہوا ہے کہ شالامار لاہور کے قریب حکومت پنجاب ایک بجلی کا وسیع کارخانہ قائم کریگی۔

——— ستلج ویلی پروجیکٹ کے زمینداروں کو حکومت پنجاب نے چالیس لاکھ روپیہ معاف کر دیا ہے۔

——— پشاور ۱۶۔ اگست کی اطلاع ہے کہ رائل ایئر فورس کے ہوائی جہازوں نے شمالی وزیرستان میں [illegible] کی جس کی وجہ میر دل کو پناہ دینی تھی۔

——— [illegible] نے مرکزی اسمبلی کی میعاد [illegible] ایک سال تک بڑھا دی ہے۔

——— حکومت بمبئی نے یکم اگست سے شراب کی بندش کر دی ہے۔

——— بمبئی۔ یکم اگست کو مسلمانوں کی طرف سے پراپرٹی ٹیکس کے خلاف جلوس نکالا گیا۔ جس پر ہندوؤں کی طرف سے پیشقدمی ہونے پر ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور گولی بھی چلائی۔ اب شہر میں امن وامان ہے۔

——— مسٹر ستیہ مورتی نے بمبئی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر بوس کے فارورڈ بلاک کا مقصد گاندھی جی کی لیڈری ختم کرنا ہے۔

——— کراچی میں گداگری کی لعنت کو دور کرنے کیلئے یہ تجویز زیر غور ہے کہ ان کے لئے ایک بستی بنائی جائے جس میں بیس ہزار گداگروں کی رہائش کا انتظام ہو سکے وہاں ان کے لئے کپڑا بننے اور چمڑہ رنگنے اور دیگر دستکاریوں کے ہنر سکھلائے جائینگے۔

۳۱۔ اگست تک

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع
بذریعہ پوسٹ کارڈ وصول نہ ہوگی تو
یکم ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا
ناظرین نوٹ کرلیں

——— لکھنؤ میں تبرا ایجی ٹیشن جاری ہے۔ گرفتاریاں بدستور ہو رہی ہیں۔ گاندھی جی نے شیعوں کو تبرا بند کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ مسٹر علی ظہیر ایم۔ ایل۔ اے کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیعوں اور سنیوں میں مصالحت کی کوشش ہو رہی ہے۔

——— الہ آباد میں رام لیلا گراؤنڈ کی دیوار کی تعمیر کرنے کی وجہ سے ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ تعمیر فی الحال روک دی گئی ہے۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

——— اخبار "پرتاپ" ۸۔ اگست رقمطراز ہے کہ فقیر ایپی نے قبائل کی پھر تنظیم شروع کر دی ہے۔ ۲۰ خصوصی کمیٹیوں کو منظم کیا گیا ہے۔ جن میں تقریباً ڈیڑھ ہزار مسلح والنٹیئر ہیں۔

——— [illegible] ہندوستان میں ہوائی حملوں [illegible]

——— پنجاب کے لئے محکمہ تار و ڈاک کے ملازموں کو اے۔ آر۔ پی کے طریقوں پر ٹریننگ دینے کے لئے بمبئی کے ایک کالج میں انتظام کیا جا رہا ہے۔

——— سندھ کی موجودہ وزارت میں پھر تبدیلی ہونے کا امکان ہے۔

——— برطانیہ کی خفیہ پولیس نے آئرش ری پبلکن آرمی کی ایک دستاویز برآمد کی ہے۔ جس میں برطانیہ میں زبردست سازش کھڑی کرنے کی سکیم درج ہے جس میں برطانوی پارلیمنٹ ریڈیو سٹیشنوں، ہوائی جہازوں اور فیکٹریوں، اسلحہ کے کارخانوں کو اڑا دینے کی تجویز ہے۔ نیز اس میں برطانیہ کو الٹی میٹم دیا گیا ہے کہ وہ آئرلینڈ کے تمام علاقہ کو خالی کردے اور اس کے سمندری علاقہ سے کوئی واسطہ نہ رکھے۔

——— ہندوستان سے آٹھ ہزار فوج ملایا کو بھیجی جا رہی ہے۔

——— جاپانیوں کی طرف سے چنکیانگ پر بمباری کی گئی۔ اطالوی اور بلجیین سفارت خانوں کو تھوڑا سا نقصان پہنچا۔ چینیوں نے توپوں سے ہوائی جہازوں پر فائر کئے۔ بمبار ہوائی جہاز بھاگ گئے۔

یاد رفتگاں

میرا نوجوان برادر نسبتی نذیر احمد ولد حکیم عبدالحق صاحب سکنہ سوہیاں ضلع امرتسر سل ودق میں تین چار ماہ صاحب فراش رہ کر ۶۔ اگست کو انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی اچانک علالت ووفات نے بڑھاپے میں حکیم صاحب اور دیگر خاندان کو بہت صدمہ پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

غمزدہ محمد عبداللہ ثانی ناظم جمعیت تبلیغ پنجاب۔
ڈھاب کھٹیکاں امرتسر

دیگر قاری عبدالکریم صاحب امام اول جامع مسجد شیخ خیرالدین مرحوم جو نہایت عابد، متقی اور اعلیٰ درجہ کے قاری تھے نابینا نوے سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں [illegible]

مکالمہ احمدیہ، مولانا ثناء اللہ صاحب کی نئی تصنیف (۹۲) قابل دید ہے۔ قیمت ۵، پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

NATIONAL MUSLIM ... جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

اہلحدیث

۲۴-جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ

خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(۷)

(مجریہ از ۳۰-جون ۳۹ء)

گذشتہ پرچہ میں آٹھ نمبروں میں سے چوتھا نمبر متعلقہ جہاد درج ہوا تھا۔ آج اس کا تتمہ درج کیا جاتا ہے۔

ناظرین ہمارے سوالات کے جواب جلدی جلدی عنایت کریں۔ تاکہ اس مضمون کا رسالہ چھپنے میں زیادہ تاخیر نہ ہو۔ سوالات یہ ہیں:-

(۱) یہ رسالہ کتنی تعداد میں شائع ہو؟

(۲) جہاں اس کی ضرورت ہو وہاں کے اصحاب کو کتنی تعداد درکار ہے؟

(۳) یہ رسالہ چونکہ مفت شائع ہوگا اسلئے اصحاب خیر اس میں کیا مدد دینگے؟ (ممکن ہو تو جلد ہی رقم بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ فراہمی میں دیر ہو تو اطلاع دیں)

بہرحال ان سوالوں کے جوابات بہت جلد آنے چاہئیں۔

تتمہ گذشتہ پرچہ میں ہم لکھ آئے ہیں کہ مشرقی صاحب جہاد کا بہت شوق ظاہر کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ نقل ہو چکے ہیں کہ

"ہمارا مذہب، ہمارا دین، ہمارا اسلام سپاہیانہ ہے اور دنیا کو زیر نگین کرلینا ہے جہاں کے بادشاہ [illegible] تھے۔ بادشاہت ہمارا مذہب ہے"

(قول فیصل مورخہ ۱۵ نومبر ۳۵ء ص۳)

اہلحدیث آپ نے کئی جگہ بشہادت قرآن مجید یہ ثابت کیا ہے کہ اقوام یورپ خصوصاً انگریز اس لئے زمین کے وارث ہوئے ہیں کہ وہ عنداللہ صالحین ہیں ایسے صالح ہیں کہ ان کو فرشتے بھی سجدہ کرتے ہیں۔ (اس سے بھی بڑھ کر) مؤمن ہیں اور مفلح ہیں وغیرہ یہ سب عبارتیں مع حوالہ جات پہلے نقل ہو چکی ہیں۔ ان کا نتیجہ یا بقول اہل منطق عکس النقیض یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستانی مسلمان بمقابلہ انگریزوں کے غیر صالح غیر مفلح اور غیر مؤمن ہیں۔ اس لئے سوال پیدا ہوگا کہ آپ کی یہ کوشش کہ انگریزوں سے ملک چھین کر ہم مسلمان بادشاہ بنیں قرآنی منشا کے خلاف تو نہیں ہے۔ اگر آپ سے کوئی یہ سوال کرے کہ صالحین سے ملک چھین کر غیر صالحین کے قبضہ میں دینا صریح قرآنی تعلیم اور عقل سلیم کے خلاف ہے۔ پس انگریز قوم اور دیگر اقوام یورپ کو قرآنی آیات عبادی الصالحون وغیرہ کا مصداق ماننا، پھر ان کو زیر و زبر کرنے کیلئے خاکساری فوج طیار کرنا [illegible] کے لئے [illegible] ہم [illegible] قرآنی [illegible]

کے خلاف ہونے کے باوجود مرجع ظلم وعدوان ہونے کے ماتحت ہے۔ أتستبدلون الذي هو أدنى بالذي هو خير (کیا اچھی چیز کے بدلے بری چیز لیتے ہو)۔ پس آپ صاف بتائیں کہ آپ کی کس بات کو صحیح سمجھا جائے۔ ہم سے پوچھیں تو ہم آپ کی اس قسم کی باتوں کو اس شعر کا مصداق جانتے ہیں ؎

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

(۵) پانچویں نمبر میں ہم نے لکھا تھا کہ مشرقی صاحب کی تصنیفات میں اسلاف امت کی توہین خصوصاً اور علمائے اسلام اور مفسرین قرآن کی خصوصاً کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اس کا کچھ ثبوت گذشتہ پرچہ میں دیا گیا ہے آج مزید دیا جاتا ہے۔

(ضروری نوٹ) مشرقی صاحب شوق جہاد میں مولانا اسماعیل شہید (مجاہد فی سبیل اللہ) کی تعریف بوجہ جہاد کرنے کے ہر موقع پر کیا کرتے ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ موصوف شہید ممدوح کے نقش قدم پر نہیں چلتے۔ ممدوح نے سب سے پہلی آواز شرک وبدعت کی تردید میں اٹھائی مگر اپنے معاصرین (اہل شرک وبدعت) کو گالی گلوچ اور طعن وتشنیع سے یاد نہیں کیا۔ جس کے ثبوت میں شہید ممدوح کی کتاب "تقویۃ الایمان" کافی شہادت ہے۔ برخلاف ان کے مشرقی صاحب سلف سے خلف تک کسی کو نہیں چھوڑتے۔ غالباً اپنے لقب علامہ کا ثبوت اسی میں جانتے ہیں کہ سب کو جاہل، بے دین، بدمذہب، مکذب، کافر اور فاسق وغیرہ القاب سے یاد کریں۔ علمائے اسلام جب ان کے جواب میں گالی گلوچ کی بجائے محض شکایت بھی کرتے ہیں تو آپ ان کی شکایت پر بھی ناراض ہو جاتے ہیں۔ جس پر یہ شعر کہنا بہت موزوں ہے ؎

آفت کی تاک جھانک قیامت کی شوخیاں
پھر چاہتے ہو کہ ہم سے کوئی بدگماں نہ ہو

ناظرین کرام! اس عنوان کے ماتحت ہم مشرقی صاحب کی سخت کلامی کا نمونہ دکھاتے ہیں اور [illegible] اور نمونے بھی دکھائیں گے [illegible]

جانتے کو صلاحیت اجتہاد کے مستحق سمجھتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ہم میں کی صلاحیت اور مصلحیت ہمی کم ہی ہیں مضمر ہے مشرقی صاحب چونکہ مشرقی ہیں اور جنبہ و سبحان بھی مشرق میں ہے۔ اس لئے آپ کے ہاتھ میں سیف مہند (تیغ ہندی) ہے جو عرب میں بڑی اعلیٰ درجے کی تلوار مانی گئی ہے۔ جس کی بابت عرب کا بلیغ شاعر صاحب معلقہ کہتا ہے ؎

اٰلیت لا ینفك كشحی بطانة
لعضب رقیق الشفرتین مهند

یہی سیف مہند مشرقی صاحب نے اپنے ہاتھ میں لیکر امت مسلمہ پر (شروع سے لیکر آج تک) سخت قاتلانہ حملہ کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے علماء اسلام پر (سلف سے خلف تک) اسی سیف مہند کا وار یوں چلایا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"قوم وراثت زمین سے یکسر محروم کردینے کا سب سے بڑا باعث وہ طریق اجتہاد تھا جو صاحب شریعت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی وفات کے کچھ دیر بعد ہی اسلام میں شروع ہو گیا تھا۔ اس سمت تخیل نے جس سرد مہری، ناآشنائی، اور بے دردی سے اسلام کے آباد آشیان کو بے رونق کیا جس رعونت اور استغنا سے اسکی خانہ براندازی کی۔ جو نقصان عظیم رفتہ رفتہ اور نامحسوس طور پر مسلمانان عالم کی عملی اور تمدنی، ذہنی اور اقتصادی زندگی کو پہنچایا، تاریخ عالم میں تخیل کی حیرت انگیز انقلاب آفرینی کی واحد مثال ہے مگر اس اہم موضوع کے مطالب ولنشین کرنے کے لئے ایک مستقل اور طول طویل بحث کی ضرورت ہے جو قرون اولیٰ کی اعتقادی اور سیاسی زندگی اور قرآن حکیم کے اجتماعی دستور العمل کے متعلق ہے"

(مقدمہ تذکرہ صفحہ ۹۹)

ناظرین غور فرمائیں کہ علماء مجتہدین و محدثین اور علمائے ... دیگر علوم جن پر اہل اسلام فخر کرتے ہیں ان کی کیسی سخت توہین کی گئی ہے۔ لطف یہ ہے کہ جن کے زمانہ وہ تھا جبکہ اسلام کا سورج نصف النہار پر درخشاں تھا

ہم مشرقی صاحب سے (بحیثیت ان کے علامہ ہونے کے) سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان علمائے ذی شان کی فہرست بتائیں جن کی وجہ سے (بقول آپ کے) قرب زمانہ نبوت کے سلطنت اسلامیہ کو نقصان پہنچا تھا ورنہ اقرار کریں کہ اس قسم کی غلط اور مبالغہ آمیزی کرنا ہماری خصلت ہے۔ جیسا کہ عرب کے ایک محبوب نے اپنے محب کو جواب دیا تھا۔ ع

ما قتل المحب حرام
(محب کا قتل حرام نہیں ہے)

آپ نے علمائے سلف پر حملہ کرنے کے بعد علمائے خلف پر توجہ فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ علمائے زمانہ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

انتم قد حکم ربکم سخریا و دینکم لهوا و لعبا و بدلتموه قولا و معنا و کبرتم صغائر الامور و صغرتم کبائرها عمدا و مکرا × تؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض × کالیهود لتخادعوا انفسکم فعلا و عملا فیا ایها الذین زعمتم انکم امنتم لم تقولون بافواهکم ما لیس فی قلوبکم × فمکرتم و مکر الله و الله خیر الماکرین × و خررتم فی الدرك الاسفل من النار و اتخذتم الهتکم رهبانکم والاحبار × و اتخذتم اربابا لکم شیاطین الانس والاشرار و اتبعتم طواغیتکم الذین اتوکم من بین ایدیکم و من خلفکم و من ایمانکم و شمائلکم × فوالله لا تفتح لکم ابواب السماء و لا تدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ۔ فانکم کذبتم بآیات الله واستکبرتم عنها و ذالك جزاء المجرمین

(مقدمہ تذکرہ عربی صفحہ ...)

ترجمہ:- تم (علماء) نے اپنے رب کے حکم کو مذاق بنا لیا اور اپنے دین کو کھیل کود اور اسے لفظوں اور معنوں میں بدل دیا۔ تم نے قصداً مکر و فریب سے چھوٹے کاموں کو بڑا بنالیا اور بڑوں کو چھوٹا۔ یہود کی طرح کتاب الٰہی کا ایک حصہ مانتے ہو اور دوسرے کا انکار کرتے ہو تاکہ عملی طور پر اپنی جانوں کو دھوکے میں رکھو۔ اے لوگو جو ایمان کے مدعی ہو اپنے منہ سے وہ بات کیوں کہتے ہو جو تمہارے دل میں نہیں ہے تم نے حیلہ کیا اور خدا نے بھی چلی۔ اللہ کی مخفی تدبیر سب سے بڑھ کر ہے تم دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں گر گئے اور تم نے اپنے مشائخ کو معبود ٹھیرا لیا تم نے شیطان اور شریر لوگوں کو اپنا رب بنالیا۔ تم اپنے گمراہ پیشواؤں کی پیروی کرتے ہو جو تمہارے پاس آگے پیچھے اور دائیں بائیں سے آتے ہیں۔ پس قسم اللہ کی تمہارے واسطے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائینگے اور تم ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے (جو کہ ناممکن ہے) تم نے خدا کی آیتوں کی تکذیب کی اور ان سے متکبرانہ اعراض کیا اور گنہگاروں کی یہی سزا ہے۔"

مشرقی صاحب کی شیریں کلامی اور سنئے! فرماتے ہیں:-

"اگر آج مسلمان نے اپنی غفلت یا ملا نے اپنی روٹی کی غرض سے اس اسلام پر پردے ڈال دیئے ہیں اگر بدبخت اور بدمعاش رہنماؤں نے حرکت، اتحاد، مساوات اور بادشاہت والے اسلام کو جمود، فرقہ بندی اور غلامی کے اسلام سے بدل دیا ہے تو ہم غافل اور غرضمند لوگوں کے پیچھے کیوں لگیں۔ کیوں نہ اس قرآن سے اپنا مذہب لیں جس کا ایک حرف نہیں بدلا۔ کیوں نہ اس حدیث، اس روایت، اس تاریخ کو سامنے رکھیں جو صدیوں پرانے اسلام کو صاف بتا رہی ہے۔ اسلام ہمارے نزدیک تیرہ سو پچاس برس پہلے کا بتلایا ہوا دین ہے خدا کا براہ راست آسمان سے اتارا ہوا دین ہے کسی مولوی، ملا، مسیحی، کسی مجتہد مجدد کا ملایا ہوا مذہب نہیں، بڑے بڑے جبے پہن کر لوگوں کی کمائی ہوئی روٹیاں ہضم کرنے والوں کا مذہب نہیں ... کا ... دیکھ کر

(ظفر المبین۔ فرقہ مقلدین کے اعتراضات کے مدلل اور مدلل جواب۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر ...)
ahmadimuslim.de

امت کی یخ اکھاڑنے والوں کا مذہب نہیں بلکہ مذہب اسلام تاریخ کے ایک ایک ورق پر صاف لکھا ہے جس کی مرضی ہو تاریخ پڑھ کر دیکھ لے۔ ہم خاکسار پھر اسی تاریخی مسلک کو پیدا کرنے چلے ہیں۔ اسی تاریخی اسلام پر عملاً چلنے کے ارادے سے اُٹھے ہیں جو ملّا اور مولوی گھر گھر کے باسی ٹکڑے اور پس خوردہ سالن میلے اور بدبودار کٹوروں میں کھا کھا کر اپنی مسجد کے میلے اور بدبودار حجرے میں چھپا بیٹھا ہے، جمینوں کی میل اور جراثیم سے بھری ہوئی مسواک سے دانت صاف کرنے کا دعویٰ کرتا ہے، میلے اور بدبودار پسینے میں تھڑے ہوئے اور نجس کپڑوں کو پہن کر اور مہینوں تک مردوں میں غسل منکر کے "پاکیزہ" اور "مقدس" بنا بیٹھا ہے ناک کے بال خدا کے گھر میں پھینک کر بیٹھے حاکم کی گستاخیاں اور بڑے گھر کو ناپاک کر رہا ہے، لیکن شرم و حیا نہیں کرتا، ہندوستان میں دنیا کے سب سے لمبے دریا ہو ہوا کر اپنے جسم کی گندگی کو پانی سے صاف نہیں کرتا، اور مذہب کے بہانے بیٹھ چیاؤں کی طرح اپنی شرمگاہ کو پکڑ کر لوگوں کو دکھاتا پھرتا ہے۔"

(قولِ فیصل مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۵ء ص۳)

مزید گوہر افشانی سنئے! آپ فرماتے ہیں:-

"اب مجھے ایمان سے بتاؤ کہ وہ ملّا اور مولوی جس کو اپنے گھر کے بدبودار، بدن کے چیتھڑے اور مسجد کے حجرے کے سوا اپنی دیوار سے پرے پیار کا حال معلوم نہیں، جس کو اپنے ڈیڑھ انسانوں کے حلقے میں عربی کا "عالم" کہلانے کے لئے صرف و نحو کی ایک سو صفحے کی کتاب پڑھتے پڑھتے عمر گزر جاتی ہے اور پھر بھی ان سطروں سے آگے اس کا علم نہیں بڑھتا۔ کیا کسی ادنیٰ سے ادنیٰ معنوں میں قرآن حکیم سے زمین کا بھید دریافت کر سکتا ہے۔ کیا یہ تابکار خدا کی طرف سے ذلیل [illegible] ہو چکے کہ جو شخص الحارکیل استفادہ کا حق ہے کہ قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا جائے۔ کیا اس ہیچ میرز اور بے حیثیت شخص کو قرآن سے زمین کا بھید دریافت کرنے کے لئے مقرر کیا جا سکتا ہے۔ کیا قرآن جیسی عظیم المرتبت اور عرشِ عظیم پر رکھی ہوئی کتاب کو جس میں اس کائنات کی حکومت کو صحیح طور پر چلانے کا گُر لکھا ہے۔ اس تابکار کے سپرد کر دینا کہ وہ اس میں جو چاہے تصرف کرتے، جس طرح اس کو چاہے توڑے مروڑے، جس کو چاہے جنت بخش دے جس کو چاہے دوزخ میں دھکیلے، دنیا کی عقل و ہوش کی تاریخ میں سب سے بڑی سفاہت سب سے بڑا عقل کا اندھا پن نہیں۔ دنیا کے بڑے سے بڑے پگڑ باندھے ہوئے یلیلبس سے لمبی عبا اور ڈھیلے ڈھالا جبہ پہنے ہوئے مولوی سے کم از کم ایک کروڑ گنا زیادہ زمین کے معاملہ کو قرآن سے دریافت کرنے والا شخص تو غازی مصطفیٰ کمال تھا۔ جو بے چارہ دنیادار اور گنہگار ہو کر صرف چار برس کے اندر اندر ۳ کروڑ پاشندوں کی ایک بیمار اور گئی گزری سلطنت کو خطرناک شکست کے بعد شاندار فتح کی منزل تک قوم سے ایک پیسہ لئے بغیر پہنچا گیا۔" (الاصلاح لاہور مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۳۹ء صفحہ ۲)

ناظرین! مشرقی صاحب مصطفیٰ کمال پاشا اور امیر امان اللہ خان (سابق والئ کابل) کے بہت مداح ہیں۔ ان دونوں صاحبوں نے اصل اسلام پر جو نظر عنایت کی تھی وہ سب جہانِ اسلام کو معلوم ہے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مشرقی صاحب اگر اپنے مزعومہ مقصد میں کامیاب ہو جائیں تو اپنے ان دونوں پیشروؤں کی طرح رسوم اسلام بھی [illegible] کر دیں گے۔ اسی لئے ہم نے [illegible] جو اسلام میں ایک نئی [illegible] گزرا ہے [illegible]

دوسری مثال [illegible] مشرقی

صاحب کے ایک معتقد صاحب کی شیریں کلامی کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے:-

(نوٹ) قارئین حدیث کو اگر ایک خاندان مجاہد تو مشرقی صاحب بھی اس کے ایک ہی رکن ہیں۔ جیسے چکڑالوی اور امرتسری تمام تہاو [illegible] وغیرہ۔ اسی لئے مشرقی صاحب کے چیلے چپاٹے (بلاغ امرتسر) کا بیان بھی قابل شنید ہے۔ آپ اپنی شیریں کلامی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"میر انیس نے اہلِ مظلوم کی مرثیہ نگاری میں کمال دکھایا۔ آج سخت ضرورت ہے کہ پوری قوم مولویوں کے اخلاق کا ماتم کرے۔ اس کے لئے مجالس عزا قائم کرے۔ اس جہنم رسید موت کے مرثیوں کیلئے اپنی زبان و قلم کو وقف کرے۔ شیخ نورالدین کشمیری نے سچ کہا تھا:-

"مَیں نے خدا اور شیطان دونوں کو دیکھنے
جگہ کھڑے دیکھا۔ مسجد کے منبر پر ملا"

مولوی کی زبان پر خدا بول رہا ہے اور دل میں شیطان چٹکیاں لے رہا ہے۔ مَیں نے ان لوگوں پر برسوں حسن ظن رکھ کر دیکھ لیا۔ یہ لوگ ستر ہزار ملکوتی پردوں کے اندر لپٹی ہوئی شیطنت کے مجسمے ثابت ہوئے۔ یہ لوگ ہیں روایت کا ٹھیکہ لیتے ہیں۔ زید و عمر، فلاں ابن فلاں وغیرہ کا منکر قرار دیتے ہیں۔ لیکن ان کے اعمال اور نیتیں شیطان سے زیادہ منکر خدا ہیں۔ یہ ہیں ہمارے ملا [illegible] کے کھویا، یہ ہیں جلسے کے کر اجی [illegible] ہمارے میر کاروان، جن کی رگ رگ میں فرعون [illegible] ہیں۔

[illegible]
[illegible]

(بلاغ امرتسر ۱۰ جولائی ۱۹۳۸ء)

ناظرین! یہ ہیں [illegible] شیریں کلامی [illegible] جواب میں ہم اگر اتنا ہی کہیں کہ اس [illegible] شکل و صورت میں [illegible]

ف حضرت الہم [illegible] (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

نام نہ لیں کیونکہ آپ زمرہ میں ہوتے ہیں۔ تو ہمیں اتنا کہنے سے ہم پر سوال کر سکیں گے کیونکہ یہ بھی ہے۔ اس لئے ایسے لوگ علماء کی برائی کریں تو ہم ان کو معذور جانتے ہیں۔ اور علماء کرام سے عرض کرتے ہیں کہ آپ مولانا حالی مرحوم کی نصیحت پر عمل کریں جو یہ ہے ؎

کرتے ہیں سفیہ گر مذمت تیری
کر شکر کہ ثابت ہوئی عصمت تیری
پر مدح کریں جو وہ گر (نصیب اعدا)
رکھ یاد کہ اچھی نہیں حالت تیری

تیسری مثال مسلمانوں کی خوش قسمتی کہئے یا بدقسمتی ان میں جو شخص بھی مدعی اصلاح ہو کر اٹھتا ہے۔ سب سے پہلے وہ اپنی بدزبانی کا نمونہ دکھاتا ہے۔ علماء اور صلحاء کو گالیاں دیتا ہے۔ اس سے اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ علمائے اسلام اگر میری تردید کریں تو لوگ ان کی بات پر کان نہ دھریں۔ زمانہ حاضر کے بہت بڑے مصلح اور ریفارمر مدعی مہدویت و مسیحیت و کرشنیت و موسویت و عیسویت وغیرہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اعلیٰ نہایت صاف بیانی اور درافشانی کرتے ہوئے علمائے اسلام کو الفاظ ذیل سے شرف خطاب بخشتے ہیں ؎

او بد ذات فرقہ مولویان ۔ اے یہودی خصلت
مولویو! (ضمیمہ انجام آتھم)
لوگو! (رسالہ انجام آتھم ماحول کی آخر تفسیر)

ناظرین کرام! ہمارا مقصد ان مذکورہ حوالجات سے پورا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہم مضمون کو زیادہ طوالت دے کر آپ لوگوں کی مزید دلآزاری کرنا نہیں چاہتے اس لئے مولانا حالی مرحوم کے ایک شعر پر ختم کرتے ہیں ؎

اور مدعی کی ہر بات پہ ہے فخر زبان
خوبی کوئی باقی نہیں جن سے ہیں
(باقی آئندہ)

قادیانی جنتری

قادیان کی عظمت

خدا کرے اس سے زیادہ ہو

قادیانی جماعت بھی عجیب دل و دماغ کی مخلوق ہے۔ اپنے حلقہ کو قادر دکھانا ان کو ایسا آتا ہے کہ یورپ کے مسولینی کو بھی مات کر دیتے ہیں۔ ایک دفعہ الفضل قادیان نے اپنے خلیفہ صاحب کی کرامت یوں لکھی تھی کہ کشمیر کی سیر کو گئے تو ریل سے اترتے ہی سواری مل گئی (جل جلالہ)

اب اس سے زیادہ معجزہ لکھا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

"قادیان کی عظمت روز افزوں ہے۔ خدا کے فضل اور رحم سے اس میں ریل گاڑی بھی آ گئی"۔ (الفضل قادیان مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۹ء صفحہ ۸)

کیا اچھا فضل ہوا کہ بقول اعلیٰ حضرت مسیح قادیان دجال کا گدھا ریل مسیح میں آ پہنچا۔ ہمارا خیال تھا کہ قادیانی جماعت مقدور بھر اس دجالی گدھے کو روکنے کی کوشش کرے گی۔ مگر تقدیر غالب ہے آخر وہ کم بخت قادیان میں پہنچ ہی گیا نہ صرف پہنچ ہی گیا بلکہ ہزاروں حواریان مسیح کو مع خلیفہ صاحب کے اپنے پیٹ پر سوار کر کے پھرتا ہے۔ جس پر اہل مذاق کو یہ کہنے کا موقع ملتا ہے ؎

یہ کیسا خر دجال ہے کہ امت مسیح
بمعیت حضرت امام اس پر بیٹھ کر چلتی ہے

قادیان پاک لوگوں کا مقام ہے

"الفضل" بڑے فخر سے لکھتا ہے ؎

"قادیان جسے اللہ تعالیٰ نے عظمت عطا فرمائی ہے جلالت اور نور کا سرچشمہ بنایا ہے اور اسے اپنے رسول کا تخت گاہ قرار دیا ہے اس میں بھی ناقص الایمان رہ نہیں سکتا حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) بھی فرماتے ہیں:

جیسے روشنی میں سیاہ دل چیز نہیں ٹھہر سکتا ایسے ہی اس مقام میں جو تجلیات انوار الٰہی کا مرکز ہے کوئی سیاہ دل خائن بہت مدت تک نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی لئے فرمایا قرآن مجید میں لایجاورونک فیہا الا قلیلا" (زمرہ ۲۵ اپریل ۱۹۳۹ء) (الفضل ۱۸ جولائی ۱۹۳۹ء صفحہ ۶)

اہلحدیث یہ اعلان پڑھ کر ہماری توجہ اس طرف گئی کہ قادیان میں سکھ لوگ بڑی تعداد میں ہیں۔ آریہ بھی ہیں، ہندو بھی ہیں۔ ہاں ہاں احرار بھی جھنڈا گاڑے بیٹھے ہیں۔ سب سے بڑھ کر مصری پاشا اور ان کے ہمراہی بھی دندنا رہے ہیں۔ پھر کیا یہ سارے لوگ کامل الایمان، منبط انوار و برکات ہیں دیکھیں الفضل کیا جواب دیتا ہے۔

مکالمات احمدیہ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب۔ جس میں قادیانی اور لاہوری مرزائی جماعتوں کے مضامین درج ہیں جو ہر دو فریق اپنے اپنے اخبار (پیغام صلح و الفضل) میں بابت حاضرہ نبوت مرزا شائع کرتے رہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت ۵

رئیس قادیان مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے عجیب و غریب حالات جو آپ کسی اور کتاب میں نہیں دیکھیں گے اس میں درج ہیں۔ مصنفہ مولوی ابوالقاسم رفیق دلاوری قیمت اول ۱۲ آنہ دوم ۱۲ آنہ۔ ملنے کا پتہ: منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

خوش خبری کے شائقین اہل حدیث ملی نہایت پسندیدہ اور ثواب کی وجہ سے اس ماہ کے اہلحدیث پر گرام بھیجیت مفت چندہ منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

بے سمجھی سے حدیث پر اعتراض

اور

علماء کی محنت کی ناقدری اور اپنی ناواقفی کا اعتراف

منکر حدیث جماعت کا عموماً اور امرتسری پارٹی کا خصوصاً یہ وطیرہ ہے کہ حدیثوں پر اعتراض کرتے ہوئے دو ہی باتوں کو مزید مدنظر رکھتے ہیں۔ ایک تو حدیث کے معنی کو بگاڑ کر عوام کو اس سے بدظن کرنا، دوسرے علماء کی نسبت بدگوئی کرکے مسلمانوں کو بد دل کرنا اور مدافعت اور خدمت اسلام کے لئے صرف اپنی نمائش کرنا۔ یہ دونوں امور ان لوگوں کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اسلام کی خدمت جو کوئی بھی کرے اس کیلئے موجب فلاح اور نجات ہے۔ مگر دوسرے فریق کو ناکردہ گناہ کے ساتھ بدنام کرنا کسی طرح پسندیدہ بات نہیں۔ امرتسری منکرہ حدیث پارٹی کے رسالہ "البیان" میں ایک مضمون متعلقہ حدیث نکلا ہے۔ جس میں سارا زور لفظ مباشر پر ہے۔

اس کے متعلق علماء کی نسبت یہ بدظنی پھیلائی ہے کہ وہ ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن سے کفار کو اعتراضوں کا موقع ملتا ہے۔ اور مولوی لوگ جب جواب نہیں دے سکتے تو مخالفوں کے قتل کرنے پر عوام کو بھڑکاتے ہیں۔ (البیان بابت جون ۱۹۳۹ء)

حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ اس حدیث کو آریہ نے رسالہ "رنگیلا رسول" میں بڑے طمطراق سے پیش کیا تھا جس کا جواب رسالہ "مقدس رسول" میں ہماری طرف سے دیا جا چکا ہے۔ معترض نے اس کا تو کوئی ذکر نہیں کیا (نہ بطور تصدیق نہ بطور تکذیب) اور ناحق علماء کو کوسنا شروع کر دیا جو ان لوگوں کی عادت ہے۔ لطف یہ ہے کہ مباشر کا عربی ترجمہ نہیں کیا۔ بلکہ اردو محاورے میں ترجمہ کیا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ

آنحضرت صلعم روزے کی حالت میں مجھ سے مباشرت بھی کرتے تھے۔

اس بھولے بھالے یا معاند حدیث کو یہ خبر نہیں ہوئی کہ لفظ مباشرت اردو میں کئی معنی میں آتا ہے اور عربی میں بھی کئی معنی ہیں۔ عربی میں مباشرت کا معنی صرف دو شخصوں کا جسم ملانا ہے۔ بیٹھے ہوئے ہو یا کھڑے کھڑے معانقہ کی صورت میں مگر اردو میں اس کا معنی بیوی خاوند کا جماع کرنا ہے۔ ان دونوں معنوں میں بہت بڑا فرق ہے۔

میں اس اہلقرآن پارٹی سے جو اپنی زبانوں پر انا غیر کا وظیفہ رٹتے ہیں اس آیت کے معنے پوچھتا ہوں

لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ط

عورتوں سے مت مباشرت کرو جس حالت میں تم مسجدوں میں بحالت اعتکاف ہو۔

بتاؤ اس نہی کو اعتکاف فی المسجد کے ساتھ مقید کرنے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ روزے دار روزے کی حالت میں گھر میں بیوی سے مباشرت کرلے تو جائز ہے۔ پس بتاؤ قرآن کا جو مضمون ہے وہی حدیث کا ہے یا نہیں؟ فرق اتنا ہے جو حدیث کے الفاظ صریح ہیں اور قرآن کا مضمون مفہوم مستنبط ہے۔

پس کوئی اہلقرآن آپکے سامنے یوں کہے:-

"انا اباشر زوجتی فی البیت و انا صائم"

(میں اپنی عورت سے روزے کی حالت میں گھر میں مباشرت (بمعنی عربی) کرتا ہوں)

تو آپ اس کو اجازت دینگے یا منع کرینگے۔ اگر منع کرینگے تو وہ اس کی دلیل آپ سے پوچھیگا۔ دلیل بتلانا آپ کا فرض ہوگا۔ بہتر ہے کہ ابھی سے ظاہر کر دیجئے۔ اور آئندہ کے لئے بھی ہمارا مشورہ ہے کہ اگر کوئی حدیث ایسی مشکل نظر آئے تو اسکے معنی کسی واقف کار استاد

بے پڑھا لکھا ہیں۔ مگر نتیجے پر سے فیصلہ کرو گے تو اہل علم کی نظروں میں ذلیل ہو گے۔

بریلوی منش

بریلوی علماء کی تبلیغ

ناظرین با تمکین آج خاکسار بریلوی جلسہ کا حال آپ کی خدمت میں پہنچانا چاہتا ہے۔ جسے سن کر آپ محظوظ ہونے کے علاوہ متعجب و حیران ہونگے کہ یہ بزرگ عام لوگوں کو کس قدر اندھیرے میں رکھنا چاہتے ہیں قبل از کلدوائی جلسہ دو آیات قرآن کریم کی پیش کرتا ہوں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ الْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ بَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (بقرہ)

ترجمہ:- تحقیق جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ کہ اوتارا ہم (اللہ) نے دلیلوں سے اور ہدایت سے پیچھے اس کے کہ بیان کیا ہم (اللہ) نے اوسکو واسطے ہدایت لوگوں کے بیچ کتاب کے یہ لوگ لعنت کرتا ہے اون کو اللہ اور لعنت کرتے ہیں لعنت کرنے والے مگر جنہوں نے توبہ کی اور نیکی کی اور بیان کیا پس یہ لوگ ہیں کہ پھر آتا ہوں (میں اللہ) اوپر اون کے (ساتھ رحم کے) اور میں (اللہ) ہوں پھر آنے والا مہربان۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَ الْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَاۤ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ (بقرہ)

تعجب و تحقیق جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ کہ اتارا اللہ نے کتاب سے اور مول لیتے ہیں بدلے اوسکے مول تھوڑا۔ یہ لوگ نہیں کھاتے بیچ پیٹوں اپنوں کے مگر آگ نہ بات کریگا اللہ ان سے دن قیامت کے اور نہ پاک کریگا اللہ ان کو اور واسطے ان کے عذاب ہے درد دینے والا۔ یہ لوگ ہیں جنہوں نے مول لیا گمراہی کو بدلے ہدایت کے اور عذاب کو بدلے بخشش کے۔ پس کیا صبر کرنے ہیں اوپر آگ کے

حضرات! ایک فقیر صاحب صوفی منش کمترین کے گاؤں سے کوئی ایک میل کے فاصلہ پر شمالاً سکونت رکھتے ہیں۔ یہ بزرگ ہر سال ماہ ربیع الاول کی کسی تاریخ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عرس کے نام پر جلسہ کیا کرتے ہیں اور وعظ کے لئے مولوی محمد یار صاحب آف گڑھی اختیار خان کے ساتھ ٹھیکہ کر رکھا ہے دوسرے عالم مولوی کو بلانا اور اس کا وعظ سننا گناہ کبیرہ خیال کرتے ہیں۔ اگر مولوی صاحب موصوف کی ماتحتی میں اور حسب خواہش کوئی واعظ وعظ کہے تو اسے منظور کر لیا جاتا ہے۔ ورنہ خیر۔ اسی اصول پر اس سال ربیع الاول کی ۲۷۔ تاریخ جمعہ کی رات کو جلسہ ہونا قرار پایا۔ میں نہیں جایا کرتا۔ اس دفعہ خیال آیا۔ تو چند آدمیوں کے ساتھ نماز مغرب پڑھ کر اور کھانا کھا کر روانہ ہوئے۔ قریب بہ عشا اوسی جگہ جا پہنچے تو عجیب تماشہ دیکھا کہ کھجور کی چھڑیوں کی چہار دیواری بنی ہوئی تھی۔ جس میں مولوی صاحب و چیدہ چیدہ لوگ بیٹھے تھے۔ نقاروں کی عمدہ جوڑی بج رہی تھی اور ایک کاریگر مراثی بجا رہا تھا، اس کی آواز دور دور تک جا رہی تھی۔ پہلے سن کر ہم نے خیال کیا تھا کہ کسی دوسری جگہ یہ تماشہ ہوگا۔ ہمیں کیا خبر تھی کہ خاص مولوی صاحب کی ذات والا صفات سُن رہی ہے۔ علاوہ اس کے دو شرنا ہے خوب شرناہ بجا رہے تھے۔ اچھی خاصی ہندوانہ شادی کا سماں نظر آتا تھا۔ اس پر بھی بس نہ تھا بلکہ دو بھنگی شیعہ فقیر مولوی صاحب کی خواہش پر دھمال کھیل کر انہیں خوش کر رہے تھے۔ دھمال ان بھنگی فقیروں کا ایک

قسم کا ناچ ہے۔ جسے وہ عبادت جان کر کھیلتے ہیں۔ علاوہ ازیں چھڑیوں کی چہار دیواری کے پاس ہی شور و غل میں کالی مسلمان باجماعت نماز پڑھ رہے تھے۔ نہ مراثی کو حیا آتی تھی کہ نقارے بند کرے نہ مولوی صاحب کو شرم محسوس ہوتی تھی کہ اس شیطانی فعل کو تھوڑی دیر کے لئے روک دیتے۔ ہم نے دور جا کر چند آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ مولوی صاحب کی نماز کا علم نہیں کہ کب پڑھی، روشنی کا انتظام قابل دید تھا۔ ایک برقی لمپ تھا جو رات کو دن بنا چکا تھا۔ دوسرے معمولی لمپ کافی تھے۔ لوگوں کا ہجوم کافی تھا۔ اس لئے روٹی چلتے چلتے کافی رات ختم ہو گئی مولوی صاحب تو اپنے مریدوں اور نوکروں غلاموں سمیت باہر سیر کو یا بوجھ ہلکا کرنے کو باہر نکل گئے ایک اور واعظ کو ممبر پر بٹھایا گیا جو علم سے تو کورا تھا البتہ مثالیں خوب یاد کئے ہوئے تھا۔ مثال مخالف ہو یا موافق کہہ دیتا تھا۔ اور قرآن کا معنی اس طرح کرتا تھا جیسے سوامی دیانند جی مہاراج۔ مولود خوانی بھی ہوئی۔ بے ریش اور ڈاڑھی منڈے ہندوانہ شکلوں والے، تیتر باز، بے نماز مولود خوان تھے جو عشقیہ غزلیں اور مذاقیہ دوہڑے اور دل ربا کافیاں عجب انداز میں پڑھتے تھے۔ میں حیران ہوتا تھا کہ یہ وعظ اور نصیحت و ہدایت کی مجلس ہے یا ناٹک سینما اور بائیسکوپ کا تماشہ، جاہل صوفی پھڑک اٹھتے تھے کسی کا گھٹنہ، کسی کا ٹخنہ، کسی کی کلائی، کسی کا سر توڑتے تھے۔ لوگ ان رقاصوں اور ناچنے والوں سے اس قدر خائف و ہراسان تھے کہ ابھی کوئی صوفی ابتدا کرتا لوگ فوراً بھاگ اٹھتے کہ نقصان نہ ہو۔ عورتوں کے ہجوم میں سے بھی ایک عورت کے رقص اور واویلا کرنے کی آواز آتی تھی۔ افسوس۔ رات کافی جا چکی تھی۔ ابھی پہلے مولوی کا وعظ ہو رہا تھا کہ صاحب دعوت نے مولوی محمد یار صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ لوگ حضور والا کا وعظ سننے آئے ہیں اور رات گزر رہی جا رہی ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا وعظ بند کراؤ۔ میں آتا ہوں۔ وعظ بند ہوا۔

ادھر مولوی صاحب نے پوشاک تبدیل کی، بالوں کو کنگھی سے آراستہ کیا اور چھوٹی سی اور غیر شرعی خضاب شدہ داڑھی کو سنوارا۔ سر پر کلا جون کی ٹوپی رکھی۔ بمع مریدان و غلامان روانہ بطرف جلسہ گاہ ہوئے وہی مولود خوانی جو پہلے ہوئی تھی ہوئی۔ پھر مولوی صاحب کا خطبہ شروع ہوا۔ جس کے چند الفاظ جو یاد رہ گئے ہیں یہ تھے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں پڑھے گئے۔ المنزہ عن ادناس البشریۃ من السلاطین والطین اور یہ بھی غوثنا و فیضنا و غیاثنا و مغیثنا عوننا و عیننا و عیاننا و معیننا بعد اختتام خطبہ ایک آیات قرآن کریم تلاوت فرمائی جو یہ ہے۔ قد جاءکم من اللہ نور مبین بیان فرمایا کہ اس آیات شریفہ سے پانچ مسئلے نکلتے ہیں۔ کون آئے اور کیوں آئے اور کہاں سے آئے اور کس کے پاس آئے۔ اور کیا تھے۔ کچھ دیر تک یہی الفاظ ورد زبان رہے اور بشریت کا انکار کرتے کراتے رہے اور حاضرین بھی ان کی ہاں میں ہاں ملاتے رہے۔ اس کی تائید میں دوسری آیت پڑھی۔ لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا۔ صرف اسی قدر تحقیق اللہ تعالیٰ نے احسان کیا اوپر مؤمنوں کے جب بھیجا اون میں اپنا محبوب لوگو اپنا محبوب تم میں بھیجکر تم پر احسان کیا۔

یوسف زلیخا سے مانگو دیگی؟
یا رانجھا مانگو ہیر سے دیگی؟
یا لیلیٰ مانگو مجنوں سے دیگا؟
یا پنوں مانگو سسی سے دیگی؟

ہرگز نہ دیگی۔ تو یہ احسان کم ہے کہ اللہ نے اپنا محبوب بھیجا اس سے آگے لفظ من انفسہم ہے۔ یہ بالکل نہ پڑھا۔ اگر پڑھتے تو ہوائی قلعہ انکار بشریت جلدی زمین پر آکر گرتا۔ جس کے لئے مولوی صاحب ساری رات مغز مارتے رہے۔ مؤمنین! حق چھپانا اسے کہتے ہیں۔ یہ ہیں اہل سنت، یہ ہیں محب انبیاء علیہم کہ اپنی منہ کی اور خواہش کو پورا کرنے کے لئے اسلام کا نقصان کر رہے ہیں اور اپنے آپ کو

مسلمان کا زوال

(مرقومہ جناب الف خان صاحب از وینہ ضلع جہلم)

مسلمان آج جس دشوار مرحلہ سے گذر رہا ہے ایسا شائد ہی کبھی ہُوا ہو۔ ایک زمانہ تھا جبکہ مسلم بے سرو سامان اُٹھتا ہے تو دنیا میں انقلاب مچا دیتا ہے۔ جہان کو ہلا دیتا ہے۔ قیصر و کسریٰ کے ایوانوں میں زلزلہ پیدا کر دیتا ہے۔ صحرا سے اُٹھ کر جہاں گیر بن جاتا ہے اور قومیں بھی عروج پر پہنچ گئی ہیں۔ مگر مسلمان جیسا کوئی ہی گرا ہوگا۔ یہ کیونکر ہُوا۔ کیا غرباء کے ہاتھوں ہُوا؟ کیا دشمنوں نے کیا؟ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!! تو پھر مسلم تو ہی بتا۔ تیری حکومت کو کس نے فنا کیا؟ تیری سلطنت عباسیہ کو ہمیشہ کے لئے تہ خاک کس نے کیا؟ ایک ہفتہ کے اندر اندر شام کی زمین میں سولہ لاکھ مسلمانوں کو کس نے خاک و خون میں لتھڑایا؟ بغداد میں ستر لاکھ بوڑھوں، بچوں، عورتوں اور جوانوں کے خون کی ندیاں کس نے بہا دیں؟ دجلہ کے پانی کو مسلمانوں کے خون سے کس نے رنگا؟ تیری مساجد، یونیورسٹیاں اور تمام نشانِ عظمت کس نے مٹائے؟ ان کا اصلی سبب کون تھا؟ تو شاید نہ سمجھے بتا دیتا ہوں کہ یہ سب کچھ تیری فرقہ بندیوں نے کیا تجھے تیرے شیعہ سنی کے جھگڑوں نے تباہ کیا، تجھے تیری حنفی اور وہابی کی چپقلش نے برباد کیا، تجھے تیرے مقلد اور غیر مقلد کے غیر اسلامی مسائل نے دامن فنا میں سلا دیا، تجھے تیری اہل حدیث اور اہل قرآن کے خود ساختہ تفریق نے اجاڑا، تیری حکومتوں کا زوال شافعی اور حنفی کا مسئلہ لایا۔

فرقہ بندی کا دوسرا نام کفر اور بیدینی ہے، توحید اور ایک ہو جانے کا نام اسلام ہے۔ اپنے رب کا حکم سُن کہ فرقہ فرقہ ہونا اور آپس میں لڑنا عذاب الٰہی ہے۔ اب ہم اسی عذاب میں مبتلا ہیں۔ مسلمانو! بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیعہ تھے یا سنی، اہل حدیث تھے یا اہل قرآن، حنفی تھے یا شافعی، حنبلی تھے یا مالکی، مقلد تھے یا غیر مقلد۔ الغرض جو بھی تم نے نام رکھے ہوئے ہیں اُن میں سے کیا تھے؟ ذرا اور نیچے اُتر آؤ اور بتاؤ کہ قرون صالحہ میں یہ تفریق کہاں تھی اگر نہیں تھی تو اس عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے قرآنی نسخہ (واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا) کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور سب مل کر ایک ہو جاؤ، تفریق چھوڑ دو تو سب کچھ حاصل ہو جاویگا۔

اہلحدیث | فرقہ بندیوں کی شکائت عموماً ہوتی ہے اور یہی کہا جاتا ہے کہ یہ نام چھوڑ دو۔ اسی کا نام اصلاح رکھا جاتا ہے۔ مگر واقعات کو ملحوظ رکھ کر اصلاح کرنا عقلمندی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اسلامی دنیا ان ناموں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ دس پانچ کا ذکر نہیں تمام حالت کا ذکر ہے۔ اس لئے جو چیز محال یا قریب محال کے ہو اس کا طلب کرنا عقلمندی نہیں ہے۔ بلکہ اس سے درگذر کر کے ممکن چیز کی طرف رُخ کرنا دانشمندی ہے۔ مصلحین کو اس امر پر غور کرنا چاہئے کہ کونین اپنی تلخی کی وجہ سے نہیں کھائی جاتی۔ بچے تو کیا جوان بھی نہیں کھا سکتے۔ تجاویز بتلا دینا پسند کرتے ہیں لیکن کھلی کونین کھانا نہیں چاہتے۔ اس لئے دوا فروشوں نے اس پر شکر چڑھا دی ہے۔ جسے ہر نفرت کنندہ بھی آسانی سے کھا سکتا ہے۔ مقصد کو لحاظ رکھنا اور الفاظ سے درگزر کرنا یہ اصلاح کا اصول ہے۔ ناموں کے علاوہ مسائل مخصوصہ چھڑوانا بھی انسانی طاقت سے باہر ہے۔ ناممکن ہے کہ اتفاق کیلئے کسی حنفی کو رفعیدین کرنے پر یا کسی شافعی کو آمین بالجہر چھوڑنے پر مجبور کیا جائے اور وہ اس مجبوری کو پسند کرے۔ اسی طرح ناممکن ہے کہ کسی سنی کو خلافت راشدہ کے حق میں بدگو بنایا جائے یا کسی شیعہ کو قائل کیا جائے۔ یہ واقعات ہمارے سامنے ہیں جو انسانی طاقت سے باہر ہیں۔ اس لحاظ سے اگر فرقہ بندی کا قصد ہونا قریب محال ہے۔ پھر اتفاق کی کیا صورت ہے۔ وہ یہی ہے کہ ان سے کہا جائے کہ اپنے خیالات اور مسائل مخصوصہ کو محفوظ رکھ کر مشترک دینی امور پر جمع ہو جائیں۔ کفر اسلام کا مقابلہ ہو تو شیعہ سنی کی خلیج نہ ہو۔ خلافت راشدہ ہو تو حنفی شافعی وہابی میں انتشار نہ ہو۔ بس یہ ہے ایک اتفاق کی صورت جو ممکن بھی ہے اور مفید بھی۔

اس کے علاوہ بار بار یہ کہنا کہ نام چھوڑ دو یا مسائل پر بحث چھوڑ دو۔ ان سب کے جواب میں یہی کہا گیا ہے اور ہم اس کو معقول سمجھتے ہیں ؎

درد بے جاں کے عوض ہر رگ و پے میں ساری
چارہ گر ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہوگا

مضمون احکام درود شریف کا

متروکہ حصہ

اخبار اہلحدیث ۲۸ جولائی ۱۹۳۹ء پر میرا جو مضمون بعنوان مذکورہ شائع ہُوا ہے۔ اُس کا درمیانی حصہ کاتب صاحب کی عنائت سے چھوٹ گیا ہے۔ حدیث کل کلام لا یذکر اللہ فیہ الخ کا ترجمہ ندارد ہے۔ اور جو ترجمہ اس کے بعد مرقوم ہے اُس کا متن (حدیث) ندارد ہے۔ حوالہ کتاب کے بعد ان سطروں کو پڑھئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بولی جسکے شروع میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور مجھ پر درود نہ ہو وہ ہر برکت سے خالی ہے۔ اسی لئے امام شافعی نے کتاب الام میں نماز کے پہلے تشہد میں بھی درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ (جلاء الافہام)

لکھنے والے کی بابت | (۱) وعن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی فی کتاب لم تزل الملائکۃ یستغفرون لہ ما دام اسمی فی ذلک الکتاب۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط (القول البدیع ص۱۵۹ وجلاء الافہام ص۳۴ وشرف اصحاب الحدیث للخطیب) (اس حدیث کا ترجمہ اخبار میں شائع ہو چکا ہے اور اس کے بعد ... ہے)

(بقیہ مضمون از صفحہ ۵)

مدرسہ کی جگہ ... اس کو دیدہ و دانستہ ... حصہ ... جہوڑ دینی سب ہی خدا ہدایت دے۔ بقیہ حصہ واقعہ کا اسی الجھن میں گزار دیا بجھول کر بھی توحید کا نام نہ لیا۔ توحید سے شاید خدا واعظ کا بیر ہے۔ ساری رات احسان احسان کا رٹ لگتا رہا مگر جس لفظ سے احسان ظاہر ہوتا تھا وہ نہ بولتا تھا شبولا انا للہ و انا الیہ راجعون۔

پھر معراج شریف کے واقعہ کی طرف رجوع فرمایا کہنے لگے۔ جب حضور معراج کی رات آسمانوں پر تشریف لے گئے تو ادب سے خیال فرمایا کہ جوتی اتار لو حکم ہوا کہ جوتی سمیت آؤ۔ کیونکہ بشریت سمٹ کر جوتی بن گئی تھی اگر اتار ڈالتے تو واپس بالکل نہ آتے جب بشریت نہ رہتی محبوب و محب مل جاتے پھر کون جدا کرتا

نوٹ:۔ یہاں بشریت کا اقرار ہے۔ معلوم نہیں یہ لوگ کیوں ایسی بہکی بہکی باتیں کرکے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور نبی علیہ السلام کی کیسی بے ادبی کی جا رہی ہے اور معراج جسمانی کا انکار کرکے دھریہ بن رہے ہیں۔ خدا ہدایت دے۔

پھر ایک سفید جھوٹ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے سر تھوپا جو یہ ہے۔ فرمایا:۔

حضرت شبلی فرماتے ہیں کہ میں مغرب میں ہوں اور چیونٹی مشرق میں اور وہ ایک صاف پتھر پر چلے تو میں اس کے پاؤں کی آہٹ سن لونگا۔ جل جلالہٗ۔

میں اسی وقت اٹھا اور باہر اس جلسے سے نکلا۔ اسی وقت مولوی صاحب نے قیام فرمایا اور کئی عربی ابیات بھی پڑھے تھے۔ چوتھے مصرعہ میں سب لوگ شامل ہوتے تھے تو بڑا شور ہوتا تھا۔ میں گھر چلا آیا۔ نماز صبح گھر پڑھی۔

نوٹ۔ جلسے میں سنا گیا کہ مولوی صاحب کو جب مرید ملنے تھے تو سجدہ کرتے تھے جو سجدہ کرتا اوسکو سینہ پر از کینہ سے لگاتے تھے اور اوس سے خوش ہوتے تھے جو سجدہ نہ کرتا اوس کو صرف ہاتھ دیتے تھے اور کچھ نہ پوچھتے تھے۔

(۲) صاحب دعوت نے مولوی صاحب سے عرض کیا تھا کہ نقارے آپ بجوا رہے ہیں اس کا ہیں ذمہ دار نہ ہونگا۔ مولوی صاحب نے فرمایا بے شک میں خود اس کا ذمہ دار ہوں۔ گذشتہ سال میں کسی نے مولوی صاحب سے سوال بھی کیا تھا کہ آپ نقارے کیوں بجوا رہے ہیں۔ یہ تو ناجائز ہیں فرمایا قرآن میں اس کا ثبوت موجود ہے۔ دریافت کیا کہاں۔ فرمایا پڑھو فاذا نقر فی الناقور۔

سبحان اللہ و بحمدہ؂

گر تو قرآں بدیں نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی

والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

(ابو نعیم محمد عبدالرحیم غفرلہ مدرسہ بہاولپور سٹیٹ)

قضاء الصوم عن المیت

(از مولانا محمد سلیمان صاحب مئو ناتھ بھنجن ضلع اعظم گڑھ)

(۲)

مضمون ہذا کی پہلی قسط سابقہ پرچہ میں درج ہو چکی ہے۔ جس میں قابل مضمون نگار نے قضاء الصوم عن المیت کے جواز میں حدیث شریف من مات و علیہ صیام صام عنہ ولیہ اور حافظ ابن قیم حافظ ابن حجر اور حضرت شاہ ولی اللہ شاہ رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے اقوال پیش کر چکے ہیں آج کی قسط میں اپنے دعویٰ کو ایک دوسری حدیث اور دیگر اقوال سے ثابت کرتے ہیں۔

دوسری حدیث حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے:۔

عن ابن عباس ان امرأۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان امی ماتت و علیھا صوم شھر فقال ارأیت لو کان علیھا دین اکنت تقضینہ قالت نعم قال فدین اللہ احق بالقضاء (صحیح مسلم)

ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ میری ماں مرگئی اور اس پر ایک مہینہ کا روزہ ہے آپ نے فرمایا کہ تو بتا اگر تیری ماں پر دین ہوتا تو اس کو پورا کرتی عورت نے کہا ہاں پس آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا دین زیادہ لائق ہے پورا کرنے کے ساتھ۔"

حضرت ابن عباس رضؓ کی یہ حدیث بھی اسی بات پر دلیل ہے کہ میت کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا اس کے اولیاء پوری کریں۔ یہ حدیث بھی تمکن اور عدم تمکن کی دونوں صورتوں کو عام ہے۔ اگر شرعی طور پر کوئی فرق ہوتا تو سائلہ کے سوال پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ ضرور پوچھتے کہ تیری ماں کے جو روزے چھوٹ گئے ہیں وہ تمکن کی حالت میں تھے یا عدم تمکن کی حالت میں تھے؟ لیکن باوجود اس کے آپ نے عورت سے کوئی تفصیل نہیں پوچھی اور قضا کا حکم نافذ کردیا — پس جو لوگ آیت فعدۃ من ایام اخر سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ میت کو دوسرے ایام ملے ہی نہیں کہ قضا اس پر واجب ہو۔ جس کا منشا ظاہر ہے کہ عدم تمکن کی صورت میں اس سے وجوب ہی ساقط ہوگیا۔ حالانکہ زمانہ رخصت میں وجوب کا اسقاط دعویٰ بلا دلیل ہے۔ ہاں یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے کہ سائلہ کے سوال سے آپ نے تمکن ہی کی صورت کو سمجھ لیا تھا؟ اس کے علاوہ کیا کوئی شخص بتا سکتا ہے کہ وعلیھا صوم تمکن ہی کی صورت میں سوال کے لئے مخصوص ہے اور غیر تمکن کی صورت میں یہ الفاظ بولے ہی نہیں جا سکتے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا عورت سائلہ کو یہ معلوم تھا کہ وعلیھا صوم سے تمکن ہی کی صورت ... سوال کیا جاتا ہے ... عدم تمکن کی صورت ... [illegible]

[illegible] نہیں ہو سکتا ہو۔ اور یہیں تو نسخ نہ ہونے کی آیت فعدۃ من ایام اخر کا حکم مریض اور مسافر کے ساتھ خاص ہے اور وجوب ادا میں رخصت ہے، وجوب ساقط نہیں ہے۔ اور جب وجوب ساقط نہیں تو جو شخص مرض یا سفر کے رخصت کے زمانہ میں انتقال کر گیا تو اس کے ذمہ سے وجوب کب ساقط ہو گیا کہ اب اس کے ذمہ کچھ نہ رہا۔ اور پھر یہ بھی لازم آتا ہے کہ مریض اور مسافر با وجود مرض اور سفر کے روزہ رکھ لیں تو ان کے ذمہ سے ساقط نہ ہو حالانکہ نہ تو اس کا کوئی قائل ہی ہے اور نہ شریعت میں اس کی کوئی نظیر ہے۔ بلکہ برعکس ثابت ہے۔

پس معلوم ہوا کہ مرض اور سفر کی حالت میں وجوب ادا میں رخصت ہے وجوب ساقط نہیں ہے اور جب زمانہ رخصت میں انتقال ہو گیا تو محض رخصت کی وجہ سے اس کے ذمہ سے وجوب ساقط نہیں ہوا اس وجہ سے اس کے اولیا کو حکم ہوا کہ وہ اس کی طرف سے روزہ ادا کریں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سائلہ کے دل میں پہلے مسئلہ دین کو تسلیم کرایا اور اس کے بعد روزہ کی قضا کا حکم فرمایا۔ فدین اللہ احق ان یقضی۔ اس فرمان نبوی کی بھی تعمیم ظاہر ہے۔

ہاں حضرت ابن عباسؓ کی اس حدیث میں مختلف الفاظ مروی ہیں۔ سائل کبھی رجل اور کبھی امرأۃ اور کبھی صوم شہر اور کبھی صوم شہرین اور کسی روایت میں صوم نذر اور کبھی اخت اور کبھی ام۔ اس وجہ سے بعض لوگوں نے اس حدیث میں اضطراب کا دعویٰ کر دیا ہے لیکن یہ دعویٰ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ واقعے مختلف ہیں جیسا کہ امام شوکانی نے نیل میں فرمایا ہے۔ والذی یظہر تعدد الواقعۃ۔ اور علامہ قسطلانی نے بھی ارشاد الساری میں یہ تحریر کیا۔ یحمل علی اختلاف الوقائع۔ اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ واقعے مختلف ہیں تو اضطراب کا دعویٰ صحیح نہیں۔ لہٰذا اس حدیث سے استدلال صحیح ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں تحریر فرمایا ہے۔ ”فلا یقدح فی موضع الاستدلال من الحدیث“ کذا فی النیل ج ۴ ص ۔ ہاں بعض لوگوں نے یہ بھی دعویٰ کر دیا ہے کہ حدیث عائشہ رضؓ مطلق ہے اور حدیث ابن عباس رضؓ مقید ہے۔ لہٰذا حدیث عائشہ رضؓ کو حدیث ابن عباس رضؓ پر محمول کیا جائیگا۔

پس اس کا یہی جواب دیا گیا ہے کہ واما حدیث عائشۃ فہو تقریر قاعدۃ عامۃ وقد وقعت الاشارۃ فی حدیث ابن عباس الی نحو ہذا العموم حیث قال فی آخرہ فدین اللہ احق ان یقضی (فتح الباری) اس تصریح سے معلوم ہوا کہ جس طرح حدیث عائشہ رضؓ مطلق ہے۔ اسی طرح حدیث ابن عباس رضؓ بھی مطلق ہے۔ پس کسی خاص صورت میں حدیث ابن عباس رضؓ کو مقید کرنا دعویٰ بلا دلیل ہے

تیسری حدیث حضرت بریدہ رضؓ سے مروی ہے

قال بینا انا جالس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتتہ امرأۃ فقالت انی تصدقت علی امی بجاریۃ وانہا ماتت قال فقال وجب اجرک وردہا علیک المیراث قالت یا رسول اللہ انہ کان علیہا صوم شہر افاصوم عنہا قال صومی عنہا قالت لم تحج قط افاحج عنہا قال حجی عنہا۔ (صحیح مسلم) حضرت بریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک عورت آئی اور کہا کہ میں نے اپنی ماں پر ایک لونڈی کو صدقہ کیا تھا اور وہ مر گئی۔ آپ نے فرمایا کہ صدقہ کا ثواب تیرے اوپر واجب ہو چکا۔ اور اس لونڈی کو تیرے اوپر میراث نے لوٹا دیا۔ عورت نے سوال کیا کہ میری ماں پر ایک مہینہ کا روزہ ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھ دوں؟ آپ نے فرمایا رکھ دے۔ پھر سوال کیا کہ میری ماں نے کبھی حج نہیں کیا۔ تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر دوں۔ آپ نے فرمایا تو اس کی طرف سے حج کر دے۔“

یہ حدیث بھی اس بات پر دلیل ہے کہ اگر کسی میت کا روزہ چھوٹ گیا ہو یا حج [illegible] ہو تو اس کی طرف سے اس کے اولیا قضا کریں۔ یہ حدیث بھی تمکن اور عدم تمکن دونوں صورتوں کو شامل ہے۔ اس حدیث میں بھی سائلہ کے سوال اور آنحضرتؐ کے جواب پر وہی اعتراض وارد ہوتا ہے جو ابن عباسؓ کی حدیث میں ذکر ہو چکا۔ پس جو لوگ کہ میت کی طرف سے روزے کی قضا کے قائل نہیں ہیں ان کو تصاع سے بھی انکار کر دینا چاہئے۔ ورنہ ایک ہی حدیث سے ایک حکم کا انکار اور دوسرے حکم کا اثبات ونؤمن ببعض ونکفر ببعض کی نظیر ہے۔ اور پھر میں پوچھتا ہوں کہ مانعین قضا صوم کی کونسی دلیل مانع ہے کہ قضاء حج میں تمکن اور عدم تمکن کی صورت نہیں ہو سکتی؟ ناظرین ان احادیث صحیحہ کے علاوہ اس باب میں چند آثار صحابہ بھی منقول ہیں۔ جن کا ذکر یہاں پر فائدہ سے خالی نہیں ہے۔

پہلا اثر ابن عمر رضؓ سے موطا امام مالک میں مروی ہے۔ ان عبد اللہ بن عمر کان یسأل ہل یصوم احد عن احد او یصلی احد عن احد فیقول لا یصلی احد عن احد ولا یصوم احد عن احد حضرت ابن عمر سے سوال کئے گئے کہ کیا کوئی شخص روزہ رکھ سکتا ہے کسی کی طرف سے یا نماز پڑھ سکتا ہے کوئی شخص کسی کی طرف سے؟ تو ابن عمر رضؓ نے فرمایا کہ ”نہ تو نماز پڑھ سکتا ہے کوئی شخص کسی کی طرف سے اور نہ روزہ رکھ سکتا ہے کوئی شخص کسی کی طرف سے“

دوسرا اثر ابن عباس رضؓ سے نسائی میں مروی ہے عن ابن عباس قال لا یصلی احد عن احد ولا یصوم احد عن احد۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ”نہ تو کوئی شخص نماز پڑھے کسی کی طرف سے اور نہ کوئی شخص روزہ رکھے کسی کی طرف سے“ ان دونوں اثر کا مضمون اور معنی ایک ہے۔ اور ائمہ مانعین کا بھی دونوں اثر محل استدلال ہے اور بظاہر یہ دونوں اثر احادیث مذکورہ بالا کے معارض ہیں۔ لیکن اس تعارض کے دفعیہ کی چند صورتیں ہیں۔

پہلی صورت یہ ہے کہ ان آثار کو حالت حیات پر محمول کر لیا جائے جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے مصفےٰ اور مسویٰ میں تحریر فرمایا ہے

ایسا ہی طرح بعض دیگر محدثین نے بھی تحریر فرمایا ہے لہذا احادیث مذکورہ بالا میت سے تعلق رکھتی ہیں پس دونوں میں کوئی تعارض نہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ احادیث صحیحہ صریحہ کے مقابلہ میں صحابہ کرام کے اقوال حجت نہیں ہیں جیسا کہ محدثین کرام اور علمائے اہل حدیث کا مذہب ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ خود ان دونوں صحابہ کے آثار ان کے دوسرے آثار کے خلاف مروی ہیں۔ خود ابن عمرؓ سے ترمذی میں مروی ہے۔ قال من مات و علیه صیام شهر فلیطعم عنه مکان کل یوم مسکینا ابن عمرؓ نے فرمایا کہ جو شخص مرگیا اور اس پر ایک مہینہ کا روزہ ہے تو اس کی طرف سے ہر دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا دیا جائے۔ امام ترمذی اور امام بیہقی نے اس روایت کو مرفوعًا روایت کیا ہے لیکن اس کے وقف کو صحیح کہا ہے اور دیگر محدثین نے بھی اس کے وقف ہی کو صحیح کہا ہے۔ اس وجہ سے ہم نے اس کو آثار عمرؓ سے شمار کیا ہے۔

اسی طرح خود ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے عن ابن عباس قال فی رجل مات و علیه رمضان فلیطعم عنه ثلاثون مسکینا (مسند عبد الرزاق از فتح الباری) ابن عباسؓ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو مرگیا اور اس پر رمضان کے مہینہ کا روزہ ہے۔ تو فرمایا کہ تیس مسکین کا اس کی طرف سے کھانا دیا جائے۔ ان دونوں اثر سے معلوم ہوا کہ خود ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے جو فتاوی منقول ہیں وہ پہلے دو آثار منقولہ کے بظاہر خلاف ہیں لیکن جب ان کو حالت حیات پر محمول کر لیا جاتا ہے جیسا کہ محدثین کا خیال ہے تو کوئی مخالفت باقی نہیں رہتی۔

حضرت عائشہؓ سے بھی ایک اثر مروی ہے۔ عن عائشة انها سئلت عن امرأة ماتت و علیها صوم قالت یطعم عنها۔ (فتح الباری) حضرت عائشہؓ سے سوال کیا گیا کہ ایک عورت مرگئی اور اس پر روزہ ہے تو فرمایا کہ اس کی طرف سے کھانا دیا جائے۔ حضرت عائشہؓ سے ایک اثر اسی معنی میں بھی مروی ہے لیکن وہ بالکل ضعیف ہے۔

حنفیہ نے یہاں پر ایک اعتراض کیا ہے کہ خود ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ کے فتاوے انکی روایتوں کے خلاف ہیں۔ لہذا راوی کی روایت کا اسکے فتوی کے مقابلہ میں اس کے فتوی کا اعتبار نہیں جیسا کہ محدثین کا مذہب ہے۔ خود علامہ ابن ترکمان حنفی نے اس کی تصریح کی ہے۔ وقد عرف من مذهب المحدثین ان العبرة لما روی الراوی لا لرأیه (الجوہر النقی ص۱۸ ج۱) آثار صحابہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ میت کی طرف سے اس کے اولیا روزوں کے عوض میں مسکین کو فدیہ دیں۔ اور یہ حکم قضاء صوم کو مانع نہیں ہے۔ جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ نے تحریر فرمایا ہے۔ تمام احادیث و آثار سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ میت کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا یا فدیہ اس کے اولیا ادا کریں۔ البتہ روزوں کی قضا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اس وجہ سے روزوں کی قضا فدیہ سے بہتر اور افضل ہے۔

(باقی آیندہ)

اہلحدیث | فاضل مضمون نگار نے قضا کے معنی پر غور نہیں کیا۔ قضا متضمن ہے وجوب الادا کو اور وجوب الادا مبنی ہے تمکن پر۔ فافہم ولا تعجب۔

مناجات

(از مولوی ابو عبد الشکور محمد داؤد صاحب شکراوی)

یارب بہار آئے اسلام کے چمن میں
پیدا ہو پھر حرارت اس محفل کہن میں
توحید کا ہو پرچم پھر کفر کے وطن میں
زمزم کی موج جاری ہوں ہند کے صحن میں

ایام ماضیہ کی پھر ہم کو جستجو ہے
فاروق پھر ہوں پیدا یارب یہ آرزو ہے

پیدا ہوں ہم میں یارب پھر مسلمؒ و بخاریؒ
سوکھے ہوئے چمن کی کردیں جو آبیاری
پھر مرد ابن حنبلؒ کی شانِ دینداری
رنگ لائے ہم میں یارب ان کی پرہیزگاری

قالب ہیں مختلف پر یک جان ہونا سیکھیں
راہِ جہادِ حق میں قربان ہونا سیکھیں

پیدا ہوں ہم میں یارب سلمان و بوعبیدا
پھر جوشِ خالدیؓ ہو اپنے دلوں میں پیدا
اسلام پر مٹیں ہم توحید پر ہوں شیدا
بدعت کو ہم مٹائیں سنت کریں ہویدا

پیدا ہو اپنے دل میں پھر جذبۂ شہادت
غازیِ ہند ابن عبد[1] الغنی کی صورت

ہیں محو خواب غفلت یارب ہمیں جگا دے
بھٹکے ہوئے دلوں میں اک لو نئی لگا دے
جتنی خرابیاں ہیں یارب انہیں مٹا دے
جس میں کہ تجھ کو پائیں وہ راستہ بتا دے

ملت کی لاج رکھ لے اتنا ہی مدعا ہے
در پر ترے خدایا یہ راز کی دعا ہے

[1] مولانا شاہ اسماعیل صاحب شہیدؒ

انجمال والاعمال - حدیث رمضان کی حالت روزہ و قضائے عمرؓ (۸۰۲) کی ... شرح ... حضرت الہامیہ امرتسر

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

تعاقب ۱۹ مئی کے اخبار اہلحدیث میں جو سوال ۲۲۲ درج ہے۔ اس کی اصل صورت یہ ہے۔

زید کے دادا کی دو بیویاں تھیں۔ ایک کے دو بیٹے ہیں جن میں سے ایک زید کا باپ ہے اور دوسرا اس کا چچا۔ یعنی ماں کی پدری اور دوسری بیوی سے ایک بیٹا ہے جو زید کا سوتیلا چچا ہے۔ جن باقی سوال بدستور یعنی زید کا باپ اور چچا ایک ماں کے بطن سے ہیں۔ اور ایک ماں کا ایک ہی بیٹا ہے جو زید کے باپ اور چچے کا سوتیلا بھائی ہے۔ ۱۹ مئی کے سوال ۲۲۲ اور ۲ جون کے خط کو ملانے سے ذیل کی صورت حاصل ہوگی۔

میت ۱۲ زید

زوجہ	ام	اب	عم عینی	عم علاتی
۳	۴	۵	م	م

ربع بیوی کو یعنی چوتھا حصہ اور ثلث ماں کو یعنی تیسرا حصہ باقی سب ماں باپ کو اس لئے کہ باپ عصبہ ہے اور چچے دونوں عینی اور علاتی محجوب ہیں۔ اس لئے کہ باپ کی موجودگی میں ان کا کوئی حق نہیں ہے۔ فقط

(علم الدین حافظ آبادی)

مفتی جواب اس سوال کا ٹھیک ہے۔ پہلا سوال مندرجہ اہلحدیث ۱۹ مئی اس سے الگ ہے۔

س ۲۱۲ } ایک شہر میں [illegible] مسجدیں ہیں۔ جن کے دیواریں [illegible] ہیں [illegible] ہیں اور [illegible] گرے ہیں [illegible]۔ اسی شہر میں دو تین اور مسجدیں بھی آباد ہیں۔ جو اچھی حالت میں ہونے کے سوا [illegible] دکانوں کے کرایہ وغیرہ کی [illegible] بھی ہے۔ اور مسجد کے ضروری اخراجات کے علاوہ کچھ بچت بھی ہو رہی ہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ ان آباد مسجدوں کی آمدنی کی بچت سے کیا ویران والی مسجدوں کی مرمت وغیرہ کرائی جا سکتی ہے یا نہیں (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۲۱۲ } جن مسجدوں کی آمدنی سے بچت ہوتی ہے اگر ان مسجدوں کے وقف کرنے والوں نے یا بانیان کی طرف سے ان کے مصرف کے متعلق کوئی خاص ہدایت نہیں تو جو دوسری جگہ خرچ سے مانع ہو تو دوسری مسجد پر خرچ کرنا جائز ہے۔ بحکم ان المساجد للہ سب مسجدیں خدا کی ہیں۔

س ۲۱۳ } ایک مسجد ویرانی کی حالت میں تھی وہاں ایک مسلمان نے اس مسجد کی جگہ پر ایک مکان بنا دیا اور اس میں دوکان وغیرہ جاری کی۔ اور دوکان کے کرایہ کی آمدنی سے اس نے اسی دکان کے اوپر منزل بنا کر مسجد بنائی ہے وہ آج کل آباد ہے۔ اور نیچے والی دکان کے کرایہ سے پیش امام مسجد کو تنخواہ دی جاتی ہے۔ اب سوال ہے کہ مسجد والی زمین میں ایسی دوکان بنانا اور اوپر مسجد بنانا جائز ہے یا نہیں

ج ۲۱۳ } جس زمین پر بصورت مسجد سجدہ ہو جائے۔ پھر اس کو کسی دوسرے مصرف میں لانا جائز نہیں۔ واللہ اعلم! ان المساجد للہ۔ سب مسجدیں خدا کی ہیں۔

س ۲۱۴ } زید نے عمر کے ہاتھ مبلغ پانسو روپے بابت تجارت دیدیا۔ آپس میں یہ شرط قرار پائی کہ نفع میں سے زید فی روپیہ چھ آنے اور عمر جو کارکن ہے فی روپیہ دس آنے لے اور نقصان میں برابر شریک رہیں۔ زید یہ بھی جانتا ہے کہ عمر کا کاروبار کا روپیہ بنک میں جمع رہتا ہے۔ لہذا عمر نے زید سے مبلغ مذکور حاصل کرتے ہی بنک میں داخل کیا تاکہ وقت پر رقم برآمد کر کے تجارت پر لگا سکے۔ چونکہ بنک دیوالیہ ہو گیا براہ مہربانی بالبینت والزبر جواب عنائت فرمایا جائے کہ کیا روپے کے نقصان میں [illegible] زید و عمر برابر شریک ہیں یا کہ [illegible] یاد رہے کہ عمر بصورت رقم بنک میں رکھنے پر مجبور تھا۔ (حاجی [illegible] سنگھ)

ج ۲۱۴ } صورت مسئولہ میں عمرو نے صاحب مال کی منشا کے [illegible] کیا ہے اس لئے وہ ذمہ دار ہے۔ تمام مال اسی کو دینا ہوگا۔ صاحب مال اس نقصان میں شریک نہیں۔ واللہ اعلم

س ۲۱۵ } جب بچہ یعنی اٹھرا میں ہو وے تو بعض سیانے اس کا علاج اس طرح [illegible] کرتے ہیں کہ سات درختوں کے پتے [illegible] اور سات کنوؤں کا پانی پھر پیٹ کر اس پر دم کرتے ہیں۔ کیا ایسا علاج فرما کرانا جائز ہے؟ (شیخ محمد ظہور الحق [illegible])

ج ۲۱۵ } مدار جواب دم کرنے والے الفاظ پر ہے اگر الفاظ شرکیہ ہیں تو ناجائز ہے۔

نوٹ فتاویٰ اسی قدر تھے۔

عرس ہائے قبور

افراد اہل حدیث بحیثیت مذہب بہت سے فرائض لیکر اٹھے تھے ان سب میں سستی ہو گئی ہے۔ میں درد بھرے دل سے آج کہنا چاہتا ہوں کہ سردست افراد اہل حدیث ایک کام اپنے ذمے لے لیں وہ یہ ہے کہ قبروں پر جو عرس ہوتے ہیں ان کی اصلاح پر کمربستہ ہو جائیں۔ جہاں جہاں بڑے عرس ہوتے ہیں وہاں کے گرد و نواح کے اہل توحید اپنا فرض سمجھیں۔ ایک جماعت کی حیثیت میں وہاں پہنچ کر تحریری اور تقریری تبلیغ کریں۔ دفتر اہلحدیث نے عرسوں کے متعلق نظم و نثر کے اشتہار شائع کئے تھے وہ منگا لیا کریں۔ مالی [illegible] ہو تو ان کو زیادہ تعداد میں چھپوا کر ہر سال تقسیم کریں۔ عجیب معاملہ ہے کہ اہل قبور تو قبروں پر مال خرچ کریں، اوقات ضائع کریں اور ایمان کا خاتمہ کریں مگر اہل توحید توحید و سنت کی اشاعت میں نہ پیسہ دیں نہ وقت۔ اس آیت پر غور کریں۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَ ھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ لَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ (العنکبوت)

(کیا لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ لا الہ الا اللہ پڑھتے ہوئے قبر میں چلے جائینگے اور ان کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی ہم نے پہلے لوگوں کو بھی ذمہ دار بنایا تھا پھر سچوں اور جھوٹوں کو جدا کر دیا تھا)

پس اہل توحید اصحاب اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں کیلئے یا جمع ہو کر عرض کر بستہ ہو جائیں۔ اور اس کر بستگی میں خدا سے دعا کریں۔ ؎

بندہ کو اس طرح توحید سے بھر دے اے شاہ
کہ نہ آئے کوئی آواز جز [illegible]

ahmadimuslim.de

متفرقات

معاونین اہل حدیث توجہ فرمائیں | اخبار "اہلحدیث" ہمیشہ ہر قسم کے نشیب و فراز دیکھتا ہوا بمقصود دینی خدمت سرانجام دے رہا ہے اور آئندہ بھی دیتا رہیگا انشاءاللہ معاونین کرام کو بھی اس کی امداد سے دریغ نہ کرنا چاہئے جس کی صورت صرف یہی ہے کہ اس کی اشاعت میں ترقی دیں۔ اگر ہر خریدار سال بھر میں کم از کم ایک ایک نیا خریدار بناتا رہے تو اس کی اشاعت میں کبھی کمی نہیں آسکتی۔

غریب فنڈ | میں عرصے سے کوئی رقم نہیں آئی۔ نئے داخلے بند ہیں۔ مگر پہلے سائلین کے نام بھی تو اخبار جاری ہوتا ہے۔ ان کو بھی داخلے ارسال کئے بہت عرصہ گزر گیا ہے۔ کئی دفعہ اخبار کے اجراء کے لئے خط و کتابت بھی کر چکے ہیں۔ اصحاب خیر و دیگر اہل ہمت حضرات کی امداد کے بھروسے پر یہ فنڈ جاری کیا گیا تھا۔ کئی نادار و مفلس شائقین اہلحدیث اس سے فیض یاب ہوئے۔ مگر اب کچھ عرصہ سے اس فنڈ کی آمد بند ہے۔ آمدنی از فتوی فنڈ ۵ء

اہل حدیث کانفرنس | کے متعلق چند ماہ سے مضامین اور تجاویز تو بکثرت شائع ہو چکی ہیں۔ مگر اصل چیز (جس کے نہ ہونے سے سارا کام رکا پڑا ہے) کی طرف کسی صاحب نے توجہ نہیں فرمائی۔ محض خیالات و تجاویز سے مہمات سرانجام نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے معاونین کرام و دیگر ہمدرد حضرات کو اس کے خزانہ کو پر کرنے کی طرف توجہ فرمانی چاہئے۔ جس قدر کسی سے ہمت ہو اسی قدر حصہ لے

اشاعت فنڈ | میں از مولوی کریم بخش صاحب امرتسری ۲ء اس فنڈ کے لئے بھی شائقین تبلیغ توحید و سنت کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے خاص کر آج کل جو تحریک خاکساری کا سلسلہ بصورت رسالہ شائع کرتا ہے ۔ امداد کی بہت ضرورت ہے۔

مدرسہ ثنائیہ ... کے متعلق ... صاحب نے ... اخبار میں اشاعت کے لئے ... ہو گئے ہیں

ناظرین کو خوشخبری

اخبار ہذا کے صفحہ ... پر بعض کتب کے متعلق

رعایتی اعلان

شائع ہو رہا ہے۔ امید ہے ناظرین اس سے مفید فائدہ حاصل کرینگے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ناظرین غور فرمائیں

جن خریداروں کی قیمت ماہ اگست میں ختم ہے۔ ان کے نمبر خریداری "اہلحدیث" ۲۸ جولائی ۱۹۳۹ء میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ یکم اگست کو مطبوعہ چٹھی بھی سب خریداروں کو ارسال کی گئی ہے۔

اس لئے اب وی پی کے ناحق خرچ یا نقصان سے بچانے سے بہتر صورت یہی ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی ارسال کر دیں۔ اگر خریداری سے ہی انکار ہو۔ یا مہلت درکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیج دیں تاکہ وی پی نہ بھیجا جاوے۔

مہلت ختم | جن خریداروں کی مہلت بھی ماہ اگست میں ختم ہے ان کی طرف سے اگر قیمت اخبار وصول نہ ہوئی تو یکم ستمبر سے اخبار بند کر دیا جائیگا۔ دفتر کی طرف سے ان کے لئے جو سہولت ممکن تھی کر دی گئی ہے۔ اب آپ حضرات کا فرض ہے کہ دفتر سے بھی بہتر سلوک کریں)

نیاز مند۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

رحمۃ اللعالمین و رسول پاک | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح پاک جس رنگ میں ہو مفید ہے۔ مولانا شبلی مرحوم کی سیرت بوجہ تحقیق کے اہل علم کے لئے ہے۔ مولانا قاضی سلیمان مرحوم کی کتاب رحمۃ اللعالمین متوسطین کے لئے بہت مفید ہے۔ رسول پاک نام کی کتاب بچوں کے لئے مفید تر ہے۔ رحمۃ اللعالمین ... جلد ... کر شائع شدہ ہے مگر جامعہ ملیہ دہلی نے تقطیع ... شائع کی ہے۔ قیمت مجلد ... رسول پاک ۸ء پتہ:۔ مکتبہ جامعہ ملیہ دہلی۔

تلاش گمشدہ | ... مولوی محمد علی ... کا دوسرا نام مولوی علم الدین ہے عمر پچیس سال رنگ گورا۔ جسم نوجوان (پہلوان) رخسار پر ایک مسّا۔ مختلف مدارس میں پڑھتا پھرتا ہے۔ اب دو سال سے لاپتہ ہے۔ جس صاحب کو موصوف کا پتہ ہو وہ ضرور مجھے اطلاع دیں۔ میں اس کا ممنون و مشکور ہونگا۔ کسی خاص ضرورت کے لئے ان کا گھر آنا سخت ضروری ہے

(چودہری محمد دین بھوجیاں ضلع امرتسر)

نامہ نگار یاد رکھیں | اہلحدیث چاہتا ہے کہ میرے نامہ نگار مضمون نویسی سیکھیں۔ اس لئے ان کی تحریر کو ہر حال میں شائع کرنے کا پابند نہیں۔ بلکہ اس کی اصلاح (اگر ممکن ہو سکے) کر کے درج کرتا ہے۔ اصلاح نہ ہو سکے تو غیر مقبول کر دیتا ہے۔ نامہ نگار صاحبان مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھا کریں۔

(۱) مضمون صاف شستہ زبان میں بغیر دل آزاری کے ہو
(۲) طول طویل نہ ہو بلکہ عاقل و دلی کے ماتحت ہو۔
(۳) مضمون ایسا ہو کہ ناظر خود اس سے مطلب سمجھ لے وغیرہ۔
(۴) مضمون خوشخط پختہ روشنائی سے کاغذ کے صرف ایک طرف لکھا جائے۔

جواب طلب امور | کے لئے ہمیشہ جوابی کارڈ یا جوابی لفافہ ضرور آنا چاہئے۔ ورنہ عدم جواب کی شکایت معاف۔

مضامین آمدہ | کرم الٰہی صاحب ... سلیمان ...

غیر مقبولہ | سلفت از ... غلط ... قادیانی کا مذہب

خط و کتابت | کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ... (منیجر اہلحدیث)

ahmadmuslim.de

ملکی مطلع

اہالی امرتسر کی ایک شدید تکلیف

قابل توجہ گورنر بہادر پنجاب

امرتسر کے قلعہ گوبند گڑھ کے میدان میں بارش کا پانی اس کثرت سے جمع رہتا ہے گویا وہ ایک جھیل بن جاتا ہے۔ اس کے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں۔ وہیں پڑا متعفن رہتا ہے۔ جس کی بدبو سے اہل شہر کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ شہر کے اندر جو آبادیاں بن چکی ہیں ان کی صحت پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ گورنمنٹ اس امر کی تحقیق کرنا چاہے تو بالکل آسان ہے۔ کسی افسر کو بھیجدے جو لاہوری دروازہ کے باغ میں کھڑا ہو کر معائنہ کرے تو ہمارے بیان کی پوری تصدیق ہو جائیگی قلعہ کا میدان بلدیہ امرتسر کے ماتحت نہیں ہے بلکہ اس کے حدود اختیار سے باہر ہے۔ یقیناً ہماری بلدیہ اگر فرض شناس ہوتی تو خود بخود گورنمنٹ کو اس تکلیف پر توجہ دلاتی نہ صرف توجہ دلاتی بلکہ کام کی تکمیل کرا کر چین لیتی۔ قلعہ گوبند گڑھ مع میدان کے غالباً گورنر بہادر کے بھی ماتحت نہیں ہے بلکہ فوجی انتظام میں ہے۔ لیکن گورنر بہادر اگر اہل شہر کی حالت پر نظر عنایت کر کے پر زور سفارش کریں تو ہماری یہ تکلیف بہت جلد رفع ہو سکتی ہے۔ اس کام پر کچھ زیادہ خرچ بھی نہیں آئیگا۔ شہر کا ملبہ وہاں ڈالا جائے تمام پانی ... سکتا ہے۔ ... لاہوری دیوار ... کثرت ... [illegible] ... کیلئے ... [illegible]

[illegible] ... جس سے ... شہر میں بیماری پھیلنے کا اندیشہ ہو جاتا ہے ... اس ... کی تلافی بہت مشکل ہو گی ... [illegible]

بمبئی میں بندش شراب

اور

قرآن کا اعجازی اثر

آج کل اخباروں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ صوبہ بمبئی کی کانگرس حکومت نے آزمائشی طور پر بمبئی میں یکم اگست سے شراب کی فروخت بند کر دی ہے (بہت اچھا کیا) خدا کرے دوسرے صوبوں کی حکومتیں بھی اس کی پیروی کریں۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ شراب بند کس طاقت کے ساتھ بند کی گئی ہے۔ شہر کی پولیس کے علاوہ بیرونی علاقہ سے بھی پولیس منگوا کر سخت انتظام کیا گیا کہ شورش نہ ہو تاہم شورش ہوئی۔ اس کے مقابلہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ عرب کے لوگ شراب نوشی کے کتنے عادی تھے مولانا حالی مرحوم نے اس کا نقشہ یوں دکھایا ہے ؎

جوا ان کی دن رات کی دل لگی تھی
شراب ان کی گھٹی میں گویا پڑی تھی

ایسے ملک میں پیغمبر اسلام فداہ روحی کا حکم ان لفظوں میں سناتے ہیں۔ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ (کیا اے لوگو شراب نوشی سے باز آ جاؤ گے) اس حکم کے اجرا کے لئے کسی پولیس کی ضرورت نہیں ہوئی کسی قوت کی طلبی نہیں ہوئی۔ بلکہ لوگوں پر خود بخود اس حکم کا اثر ہوتا ہے۔ ایسے لوگ جن کا یہ قول تھا ؎

ہمیں شراب اگر ... سامنے ہو جائے

یہی لوگ شراب کے ... راستوں میں ... ہیں اور مدینہ کی گلیوں میں شراب اس طرح بہہ جاتی ہے جیسے بارش کا پانی ...

[illegible] ... مرحوم نے یوں کہا ہے ... [illegible]

[illegible] ... ملک ... [illegible]
... [illegible] ...
... یہ ہر حرف ... سے
کہ گونج ... رہے ... تاہم جی ہے

افغانہ سرحد

ممالک یورپ اور چین تو ہم سے بہت دور ہیں۔ ممکن ہے کہ اس دوری کی وجہ سے وہاں کے صحیح حالات ہم تک نہ پہنچتے ہوں۔ افسوس یہ ہے کہ وزیرستان وغیرہ جو ہمارے ملک کی سرحد پر ہیں وہاں کے حالات بھی ... کی وجہ سے ہمارے لئے پریشان کن ثابت ہو رہے ہیں۔ دو سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے۔ وزیرستان کی لڑائی ختم ہونے میں نہیں آتی۔ ہندوستانی خزانے کا کروڑہا روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور ہنوز روز اول ہے بلکہ روزانہ شدت بڑھتی جا رہی ہے۔ آئے دن ڈکیتی اور قتل و خونریزی کی خبریں آتی ہیں۔ چار اگست کی خبر ہے کہ بنوں کے نزدیک ڈیڑھ سو کے قریب قبائلی لوگوں نے ایک گاؤں پر چھاپہ مارا۔ اور گولیاں چلا کر گاؤں والوں کو خوف زدہ کر دیا۔ مال لوٹ کر لے گئے مکان جلا دیئے اور چند آدمیوں کو قتل بھی کر گئے۔

ہم حیران ہیں کہ ضلع بنوں ایک میدانی علاقہ ہے جو پولیس اور فوج کے ذریعہ بالکل محفوظ ہے۔ پھر آئے دن ایسے ... کیوں ہوتے ہیں ... ایک ... ہم ... سے ظاہر کرتے آئے ہیں مگر ہماری گورنمنٹ اس پر توجہ نہیں کرتی وہ یہ ہے (جسے ہم ہندوستان کے لئے بہت ... سمجھتے ہیں) کہ سرحدی علاقہ جتنا پہاڑوں ... ہے سارے کے سارے علاقہ کو انگریزی حکومت چھوڑ دے اس علاقہ کے لئے ... [illegible]

مرغنہ مقرر کر دیا جائے جو ہندوستان کے رئیسوں کی طرح حکومت کرے۔ نوزین برطانوی حکومت برطرح سے الگ ہو جائے۔ ایسا کرنے سے اس کی مالی جانی ہر طرح کا فائدہ ہوگا۔ آئے دن جو فوج اور روپیہ ضائع ہوتا ہے۔ وہ اصلی دشمن کے مقابلے میں کام آئیگا ساری تکلیف گورنمنٹ کی خلاف پالیسی (پیش قدمی) کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے جس کا کافی نقصان ہوگا جا چکا ہے۔ کیا گورنمنٹ ہماری گذارش پر توجہ کریگی ؎

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

حکومت برطانیہ کی چاروں طرف سے مخالفت

؎ زمانہ برسر جنگ است یا خدا مدد دے

کسی انسان کے تعلقات جتنے زیادہ ہونگے اس کو اتنی ہی زیادہ تکلیف بھی ہوگی اور جتنے کم ہونگے اتنی ہی تکلیف بھی کم ہوگی۔ چنانچہ ایک متاہل کو جو مشکلات پیش آتی ہیں مجرد ان سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی معنی میں کہا گیا ہے۔ ؎

مجرد سب سے اعلیٰ ہے نہ جورو ہے نہ سالا ہے

گورنمنٹ برطانیہ کا دامن چونکہ بہت وسیع ہے اسلئے قانون قدرت کے ماتحت اس کو تکلیف بھی زیادہ ہونا لازمی ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے دنیا کے مصلح اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فرمان واجب الاذعان کو ملحوظ رکھا کرے جو یہ ہے

من ابتلی ببلیتین فلیختر اھونھما

کہ کوئی دو بلاؤں (مصیبتوں) میں گھر جائے وہ ان میں سے آسان کو اختیار کرلے۔

گورنمنٹ برطانیہ کی حالت پر نظر کی جائے تو بس [illegible] وہ ایسے گرداب میں مبتلا ہے جس سے اسکو نکالنے کے لئے [illegible] تدبیر کی ضرورت ہے۔ یورپ میں اس [illegible] ہے۔ چین کے علاوہ [illegible] جاپان [illegible] اس کی [illegible] مدت سے جاری ہے [illegible] فلسطین میں قتل و غارت کا سلسلہ جاری ہے

وزیرستان کا جھگڑا ختم ہونے میں نہیں آتا۔ اب یہاں تک خبریں آنے لگی ہیں کہ خود انگلستان بلکہ عین کے دار الحکومت لندن میں ایک مخالف پارٹی پیدا ہو گئی ہے جو ہوائی جہازوں اور کارخانوں کو تباہ کرنے کا پروگرام بنا چکی ہے اور ایوان پارلیمنٹ کو اڑا دینے کی سکیم تیار کر چکی ہے۔ گو پولیس نے ان لوگوں کا سراغ لگا لیا ہے لیکن تابکے؟ دنیا کی تاریخ بتاتی ہے کہ اس قسم کی سوسائٹیاں فنا نہیں ہوا کرتیں بلکہ جتنا ان کو دبایا جائے اتنا ہی زیادہ ابھرتی ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ برطانیہ کو چاہئے کہ اپنی پہلی روش میں تبدیلی کرے۔ اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ کسی قوم کو اپنے ساتھ نہیں رکھتی۔ اقوام یورپ قریبا کل اس سے جدا ہیں۔ اقوام ایشیا بھی راضی نہیں ہیں خود ہندوستانی معاملہ بھی بزبان کانگرس جو کچھ کہہ رہی ہے وہ اس کو معلوم ہے۔ یہ سب تکلیف انگریزی حکومت کی اپنی روش کا نتیجہ ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

اسی باعث تو قتل عاشقاں سے منع کرتے تھے
اکیلے پھر رہے ہو یوسف بے کارواں ہو کر

لکھنؤ میں تبرا ایجی ٹیشن

اور

مشرقی صاحب لیڈر خاکساران

خدا جانے کس منحوس دن یہ تبرا ایجی ٹیشن جاری ہوا تھا کہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔ مسلم لیگ چاہے کہتی رہے کہ اس تحریک میں کانگرسی حکومت کا ہاتھ ہے مگر جاری رہنے کا قرآن کی روشنی میں یہی ہے کہ خود مسلم لیگ اسکی ذمہ دار ہے جو خاموش بیٹھی تماشا دیکھ رہی ہے۔ اب آخر میں خاکسار تحریک کا لیڈر اس تحریک میں دخیل ہوا ہے۔ ۵ اگست کے پرچہ "الاصلاح" میں اس نے اپنے ماتحت افسروں کو مطلع کر دیا ہے کہ علاوہ لکھنؤ کے ایک ہزار خاکسار سپاہی ۱۱ اگست کو حکم کے منتظر رہیں اور صوبہ سرحد و پنجاب کے خاکسار اور [illegible] سے جا [illegible] جلوسوں کو روکیں [illegible] خود حملہ کریں چاہے فریق ثانی خاکساروں [illegible] اور ہندوستان کے [illegible] لکھنؤ

پہنچ جائیں اور ۱۱ اگست کو حکم ملتے ہی اسکی تعمیل کریں۔ ۱۱ اگست کی تاریخ [illegible] اس روز کیا ہوگا؟ ہمارا خیال ہے [illegible] کہ اس روز یہ جانباز سپاہی ٹولیاں [illegible] امین الدولہ پارک لکھنؤ میں [illegible] شیعہ [illegible] گشت کرینگے [illegible] پھرینگے کہ بھائیو! حسنین کے نام پر یہ کام چھوڑ دو اور خاتون جنت کی خاطر اپنی قربانی کرو۔ اگر [illegible] تو غالبا اس کے آگے لیٹ بھی جائینگے۔ اگر اس سے تجاوز کرینگے تو خود بھی گرفتار ہونگے۔ اسی کا نام انکی اصطلاح میں جہاد ہے۔ اسی کام کے لئے جانبازوں کی ضرورت ہے۔ اس سے تو صلاح کی بجائے مزید فساد کا اندیشہ ہے۔

(نوٹ) ان سطور کی سیاہی ابھی خشک بھی نہ ہوئی تھی کہ اخبار "پرتاپ" ۷۔ اگست میں یہ خبر دیکھنے میں آئی کہ انبالہ شہر میں مقامی خاکساروں نے شیعہ جتھوں کو جو تبرا بازی کیلئے لکھنؤ جاتے ہیں زبردستی روکنا شروع کر دیا ہے جس سے فساد ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے اور افسروں نے شہر میں مسلح پولیس بھیجدی ہے جو مختلف مقامات پر متعین ہے۔ اسکے ساتھ ہی لاہور کے شیعہ اخبار پر بھی نظر پڑی جس میں مشرقی صاحب کے مذکورہ اعلان کے متعلق اظہار رائے ان الفاظ میں کیا گیا ہے:۔

"خاکساروں کے قائد اعظم مشرقی صاحب نے آج تک کئی ایک اعلانات شائع کئے ہیں۔ کبھی سنی اور شیعہ لیڈروں کو قتل کی دھمکی دی ہے۔ کبھی یہ اعلان کیا ہے کہ میں خاکساروں کو حکم دیتا ہوں کہ وہ فلاں تاریخ تک ہر دو فریق میں مصالحت کرا دیں ورنہ [illegible] جب متعدد اعلانات شائع ہو کر بے اثر ثابت ہوئے اور ان کا پبلک پر [illegible] تو اس نے ۴ اگست کے "الاصلاح" میں یہ اعلان کیا ہے کہ پنجاب اور سرحد [illegible] علاقہ اپنے خاکسار سپاہیوں کی مدد سے شیعہ جلوسوں کو [illegible] جانے سے [illegible] ہیں [illegible] شیعوں [illegible] اس حرکت کے متعلق [illegible] شیعوں [illegible]

ahmadimuslim.de

بیمہ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے۔ جسے بیمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خود مختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

اورنٹیل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگ بنیاد رکھتے ہیں

دیر نہ کریں

بلکہ آج ہی اورنٹیل کی پالیسی خریدیں

مزید معلومات کے لئے

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف ایشورنس کمپنی لمیٹڈ

قائم شدہ ۱۸۷۴ء ہیڈ آفس بمبئی

سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ برانچ سیکرٹری یا اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے

(۸۰۷)

زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام حالات مندرج ہیں سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور قوانین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو لے۔ چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ اسلامی سلطنت ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کو واقف ہونا ضروری ہے۔ قابل دید ہے صفحات ۲۶۲ کے ۴۵۶ صفحات۔

قیمت بجائے ۳؎ کے ۲؎ روپے

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ! ۲؎

غزنوی سفری جمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ ساٹھ روپے

فی جلد ۸؎

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

جلد مفت منگالو

رسالہ تندرستی اور جوانمردی کے راز

اس رسالے میں ہر قسم کے بارہا کے مجرب اور اکسیر نسخہ جات درج ہیں۔ اس کے پڑھنے سے فائدہ کثیر ہوگا۔ صرف ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اکسیر ہاضمہ یمنی خزانہ گیٹ۔ کوچہ جھگیاں۔ امرتسر

ویدارتھ پرکاش نمبر ویدک تہذیب

(مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بٹالوی)

اس میں پنڈت صاحب نے وید منتروں کے حوالے دیکر ویدوں کو غیر الہامی ثابت کیا ہے۔ نیز ویدک تہذیب کو اخلاق کے خلاف بدلائل ثابت کیا ہے۔

اصل قیمت ۴؎۔ رعایتی قیمت ۲؎ بمحصولڈاک علیحدہ

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

مومیائی

معدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے
ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔
جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر
ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے
پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے
ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک
عہ۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر بے مع محصول ڈاک۔
ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالیٔ برہما سے ایک پاؤ (۸۰۸)
کی قیمت مع محصولڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی
ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادتیں

جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب سندپوری
"قبل ازیں مومیائی ایک مرتبہ منگا چکا ہوں بفضل ایزدی
تجربہ سے باہر فائدہ ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ مومیائی
ایک نعمت غیر مترقبہ ہے بہت خوش نصیب وہ ہیں جن
کو ہے جس نے استعمال کی۔ ایک چھٹانک نوازی میاں
کے نام ارسال فرمائیں" (۲۰ مئی ۳۶ء)
جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب پٹنہ۔ ایک چھٹانک
مومیائی بذریعہ وی پی روانہ فرما کر مشکور فرمائیں۔ میرے
مطب میں یہ ایما سال سے امراض ہاضمی اور سینہ میں
مستعمل ہے اور بہت مفید بہت کارآمد اور مفید ثابت ہوتی ہے
میں اس کی تصدیق کرتا ہوں" (۲۵ مئی ۳۶ء)
[illegible] حکیم محمد [illegible]
[illegible] میڈیسن ایجنسی امرتسر

فارم ۲　　نمبر مقدمہ ۱۰۳۲

فارم نوٹس زیر تحتی [illegible] دفعہ ۱۳۔ ایکٹ
امداد مقروضین ۱۹۳۴ء

[illegible] منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب [illegible]

ہر گاہ منکہ کریم بخش۔ رحیم بخش پسران چوہڑ ذات
ماشکی سکنہ پنڈی کلاں تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور
قرضداران نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور بھی نرائن داس
وغیرہ قارضان ذات کھتری سکنہ بسوبارہ منگا تحصیل
شکرگڑھ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست
دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے
کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ
کرانے کی کوشش کی جاوے۔ لہذا جملہ قرض خواہ کو
(جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے) بذریعہ تحریر ہذا
حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے
دو مہینے کے اندر اُن جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری
نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا
ہیں۔ بتاریخ ۱۵ ۸/۳۹ دفتر بورڈ واقع دوروہ منٹگمری
میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بتاریخ ۱۵ ۸/۳۹ بمقام
منٹگمری نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جبکہ تمہیں بورڈ
کے سامنے پیش ہونا چاہئیے۔
نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے کہ ایسے نقشہ کے
ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کو مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور
اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ
کے ان اندراجات کے جن پر تم اپنی دعاوی کی تائید میں
انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک
ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔
اس بارہ میں مزید کاروائی بمقام منٹگمری بتاریخ
۱۵ ۸/۳۹ کی جائیگی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے
سامنے پیش ہونا چاہئیے۔
دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ
شکرگڑھ۔ ضلع گورداسپور

کفریات مرزا۔ مرزا صاحب کی تحریرات سے ان کے
[illegible]

تفسیر واضح البیان اردو۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب
سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ مگر
حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش
کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ
تنقید کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت نہایت عمدہ۔
کاغذ اعلیٰ قسم۔ سائز ۲۰×۳۰/۸۔ ضخامت ۸۴۸
صفحات۔ قیمت بے جلد للعہ۔ مجلد ۳ عہ

شہادت القرآن مصنفہ مولانا صاحب موصوف
قرآن و حدیث کی روشنی
میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت
کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ توفی کی تحقیق انتہا
کی گئی ہے۔ اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا
جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے 'براہین احمدیہ'
میں اپنے دعویٰ (وفات مسیح) پر بطور استدلال
کے پیش کی تھیں۔ قیمت حصہ اول عہ۔ حصہ دوم عہ
مکمل دو روپے (عہ)

الخبر الصحیح اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام
کی قبر شریف پر مفصل بحث کر کے قادیانی
خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

کاویہ علی الغاویہ مولوی محمد عالم صاحب
امرتسری (مصنف) نے
اس کتاب میں مرزائی مشن پر بڑی سیر کن بحث کی ہے
قیمت عہ۔ ایضاً حصہ دوم۔ جس میں تمام جھوٹے
مدعیان نبوت کا مفصل حال دلچسپ پہلو میں مذکور ہے
جس کا مطالعہ ناظرین کے تمام حالات آشکارا کرتا
ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ

المسیح الموعود مصنفہ مولوی محمد عثمان صاحب
نصیر آبادی حضرت مسیح کا
بطور معجزہ کے زندہ بجسمہ آسمان پر اٹھایا جانا، اور
قرب قیامت کے نزول فرمانا دلائل قویہ کے ساتھ
ثابت کیا ہے۔ قیمت ۸ر
[illegible]
[illegible]

ahmadimuslim.de

رعایتی اعلان

بہارِ شباب حکیم اجمل خان صاحب کے والد ماجد حکیم محمود علی خان صاحب کی کتاب ضیاء الابصار کا اُردو ترجمہ۔ اصول مباشرت اور مردانہ و زنانہ امراض اور ان کی تشریح و علاج پر بہترین کتاب ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۱۲ رعایتی قیمت ایک روپیہ (عہ)

تاریخ اسلام اُردو زبان میں تاریخ اسلام کے متعلق جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں یہ کتاب بلحاظ واقعات، طرز تحریر۔ سیاق عبارت۔ لکھائی چھپائی سب میں بہتر ہے۔ سات رنگوں سے چھپا ہوا نقشہ عرب اور رنگین سرورق نے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ہندوستان کی اکثر سرکاری ٹیکسٹ بک کمیٹی ہائے نے اس کو سرکاری مدارس کے لئے بطور لائبریری و انعامی کتاب کے منظور کیا ہے۔ مصنفہ مولانا اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی قیمت جلد اول چار روپے۔ قیمت جلد دوم چار روپے جلد سوم تین روپے۔ مکمل گیارہ روپے۔ رعایتی عـه ۱۰

فقرائے اسلام اس کتاب میں اُن پیشوایانِ دین کے سبق آموز حالات ہیں جنہوں نے فقر و فاقہ کے باوجود اسلام کے اصول و ارکان کو اُستوار و مستحکم کیا۔ اپنے اوپر تکلیف برداشت کر کے تبلیغ اسلام کی۔ مؤلفہ مولانا عبد السلام صاحب ندوی۔ قیمت ۱۲ر۔ رعایتی عہ

سیر الصحابیہ صحابہ کرام جیسی مقدس ہستیوں کے حالات۔ عقائد۔ عبادات۔ معاملات حسن معاشرت۔ علوم و فنون اور زندگی کے مفصل حالات اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں۔ مؤلفہ مولانا سعید انصاری۔ قیمت فی جلد پانچ روپے۔ رعایتی للعہ

صحابیات یہ کتاب اکثر زنانہ اسلامیہ سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس میں ۵۸ صحابیات کے حالات درج ہیں۔ قیمت فی جلد تین روپے رعایتی ۲ر۔ (ڈھائی روپے)

سیرت الحسین حضرت امام حسین علیہ السلام کے حالات زندگی۔ شہادت و واقعات کربلا کی مفصل و مبسوط تاریخ مع آپ کے مزار کے فوٹو۔ چار رنگوں میں چھپا ہوا نفیس سرورق قیمت دو روپے دو آنہ (عہ) رعایتی عہ

سیرت الکبریٰ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مفصل سوانحعمری مع فوٹو مزار۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ر

بدایت الہدایت حضرت امام غزالی رح کی کتاب کا اُردو ترجمہ۔ اس میں اخلاق و آداب۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو نہایت خوبی سے بیان کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر۔ رعایتی ۸ر

مشاہیر اسلام مختلف صوفیائے کرام و علمائے عظام۔ شہدائے ملت۔ غازیان شمشیر بکف اور مجاہدین و سلاطین کے حالات زندگی میں قابل دید کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول عہ۔ رعایتی ۱۲ر

فلسفہ خواب اس کتاب میں خواب کا فلسفہ قدیم و جدید بیان کیا گیا ہے اس موضوع اُردو کی یہ پہلی کتاب ہے۔ قیمت صرف دس آنے (۱۰ر) رعایتی ۸ر

سیرت بلال حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مکمل سوانحعمری۔ نہایت اعلیٰ پیرایہ میں۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ر

سوانح حضرت ذوالنون مصری مشہور و معروف ولی اللہ کی سوانحعمری۔ ارشادات و مقالات کا مجموعہ پڑھ کر دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے اصل قیمت ۱۲ر۔ رعایتی ۸ر

فاتح سندھ غازی محمد بن قاسم رح کی مکمل سوانحعمری سندھ اور والیان سندھ کی ابتدائی حالت، لشکر اسلام کا اس کو فتح کرنا۔ غازیان اسلام کا شوق جہاد یہ تمام حالات ناولانہ طور پر دلکش پیرایہ میں لکھے ہیں۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ر

پیارے نبی کے پیارے حالات

مصنفہ مولانا فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جس قدر بشارات و پیشگوئیاں توریت، زبور اور انجیل میں موجود ہیں وہ سب درج ہیں۔ قیمت چھ روپے (ستے) رعایتی دو روپے (عہ)

متوسط شمائل شریف خوبصورت مطبوعہ مصر مجلد اعلیٰ کاغذ، طباعت اعلیٰ۔ قیمت للعہ۔ رعایتی عہ۔

شمائل شریف مکتوبہ غازی اورنگ زیب عالمگیر رح

مجلد منقش۔ قیمت صہ۔ رعایتی عہ۔

ویدارتھ پرکاش مصنفہ پنڈت آتما نند صاحب جو ویدوں کی تعلیم اور خود ویدوں کے متعلق ناقابل تردید کتاب ہے۔ قیمت ۱۲ر۔ رعایتی قیمت ۵ر

عقائد اسلام مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب شمس مرحوم۔ فیض آبادی۔ اصل قیمت ۴ر۔ رعایتی ۳ر

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (در زبان عربی) مؤلفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب۔ بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت کا استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ ضخامت ۴۰۲ صفحات۔ ۱۸×۲۲ سائز۔ اصل قیمت للعہ۔ رعایتی عہ

(۱۰۹

دیہاتی حکیم

ایک نئی تصنیف ہے۔ محض دیہاتیوں کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر ... اس میں قریباً ایک سو امراض کا بیان درج ہے۔ جس پر چھ سو کے قریب مجربات دیئے گئے ہیں۔ سر سے لیکر پاؤں تک جملہ امراض کی تفصیل اور تشریح کردی گئی ہے۔ علاج دیسی ادویات سے بتایا ہے جو ہر جگہ بآسانی اور ارزاں مل سکیں۔ یہ کتاب غریبوں کے لئے ایک نعمت بے بہا ہے۔ جس کی قدر کرنا ... ضرور منگوائیں۔ قیمت ۱۲ر

کنز المرکبات

جدید اڈیشن۔ یہ کتاب ختم ہو گئی تھی اب دوبارہ شائع ہوئی ہے۔ ضرور منگوائیں۔ گوہر بے بہا ہے۔ قیمت ۱۲ر

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

مؤلفہ عالی جناب حکیم مولوی ...

بے شمار جڑی بوٹیاں جن کو ہم اپنی لاعلمی کی وجہ سے روزانہ پاؤں تلے روندتے پھرتے ہیں۔ درحقیقت لاتعداد فوائد کو اپنے اندر پنہاں رکھتی ہیں۔ جن کو فیاض حقیقی نے بے شمار انعامات سے مالامال کیا ہوا ہے۔ وہ انعامات جن کے دوچار کے علم ہو جانے سے منیاسی لوگوں کی دنیا میں دھاک بندھی ہوئی ہے۔ جن کو وہ اپنے عیبوں کی طرح پوشیدہ رکھتے ہیں۔ جن کو وہ سالہا سال کی خدمتوں کے بعد بھی بتانا نہیں چاہتے۔ اس قسم کے صدہا راز اس کتاب میں مفصل لکھے گئے ہیں۔ ہر ایک بوٹی کے ... خواص بیان کئے گئے ہیں جو کہ تجربہ پر مثل اکسیر ثابت ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر ایک بوٹی سے ہونے والے کشتہ جات کی بھی صحیح ترکیبیں صاف صاف لکھ دی گئی ہیں۔ طرز تحریر اس قدر شستہ اور دلآویز ہے کہ گویا استاد ... کو مہربان ہو کر اپنی زبان سے نسخہ جات بتا رہا ہے۔ بوٹی کا حلیہ۔ نام۔ مقام۔ پیدائش لکھنے کے علاوہ تمام تصاویر فوٹو بلاک سے طبع کرائی گئی ہے۔ جس پر گویا روپیہ قربانی کی طرح بہایا گیا ہے۔ اسکی ... اصلی حالت ... قیمت ... (عمر)

بیاض ...

یہ کتاب ایک ایسی مختصر مگر جامع کتاب ہے جو سر سے پاؤں تک کے تمام امراض ... اسباب، علامات اور تشخیص پر نہایت شرح و بسط سے روشنی ڈالی ہے اور پانچسو عنوانات کے ماتحت بیماری کے مجرب سے مجرب یونانی اور ڈاکٹری نسخے لکھے گئے ہیں جو یقیناً آپ کو کہیں اور نہ ملیں گے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں ایک ہزار سے زائد یونانی اور ڈاکٹری نسخے درج ہیں تاکہ اگر آپ دیسی علاج کرنا چاہیں یا ڈاکٹری سب سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ قیمت مجلد مطلا عہ

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ ... کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما اعلیٰ رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر ... خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے:۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

ایک اور تازہ تصنیف

خطبات سلمان

جو قاضی محمد سلیمان صاحب مصنف "رحمۃ للعالمین" کے حسب ذیل دس معرکۃ الآرا مضامین کا گلدستہ ہے۔ (۱) تبلیغ اسلام۔ (۲) کیا اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا؟ (۳) الاسلام فی الہند۔ (۴) پیام اسلام۔ (۵) فضائل اسلام۔ (۶) خطبہ صدارت اہل حدیث کانفرنس آگرہ۔ (۷) تعریف مسلم یعنی خطبہ صدارت جلسہ انجمن اہل حدیث بٹالہ۔ (۸) مذہب اہل حدیث۔ (۹) فرائض اہل حدیث۔ (۱۰) اصول تبلیغ۔ ۲۰×۲۶ کے ۲۴۴ صفحات۔ باوجود ان تمام ظاہری و باطنی خوبیوں کے قیمت صرف ۱۲ر۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

سرمہ اکسیر العین

جس کے استعمال سے ... دھند، جالا، غبار، خارش، سرخی چشم وغیرہ جملہ امراض دور ہو کر بصارت تیز اور روشن ہو جاتی ہے جلد منگوائیں۔ قیمت عہ۔ محصول ڈاک ۲ر

منیجر نور فارمیسی۔ بازار توکریاں امرتسر

کم از کم

... بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت ... ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے ایک ... ٹکٹ ... بھیجئے۔ نوٹ:۔ ... کو ... آنا ضروری ہے۔ ... ضلع حصار (پنجاب)